اسلام کو نقصان پہنچانے والے دورِ حاضر کے دو فتنوں کے عقائد و نظریات

دو فتنے

شیخ محمد امین بن عبد الرحمٰن ادریسی (ملتان والا)

جاوید احمد غامدی

تالیف

مولانا محمد طفیل رضوی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

دو فتنے

مولانا محمد طفیل رضوی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، ضلع جنوبی، کراچی،

فون: 32439799

نام کتاب : دو فتنے

تصنیف : مولانا محمد طفیل رضوی

سن اشاعت : محرم الحرام 1434ھ - دسمبر 2012ء

سلسلۂ اشاعت نمبر : 224

تعداد اشاعت : 3300

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

پیش لفظ

قرآن کریم کی روشنی میں ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے، ہر قرآن کریم کو پڑھنے والا ہدایت پر نہیں ہوتا، بہت سے اس سے ہدایت پا جاتے ہیں اور بہت سے گمراہ ہو جاتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَہْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا﴾ کتنے لوگ ایسے ہوئے اور ہیں جو قرآن و سنت کے نام پر لوگوں کو گمراہ کرنے میں معروف اور اللہ و رسول کے نام پر انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ سے دور کرنے میں مشغول ہیں، انہی میں سے شیخ امین ادریسی اور جاوید غامدی بھی ہیں، مولانا محمد طفیل رضوی نے بڑی محنت سے ان دونوں گمراہ افراد کے عقائد، نظریات، افکار و تعلیمات کو عوام المسلمین کے سامنے پیش کیا ہے تاکہ وہ ان کو پڑھ کر جان سکیں کہ یہ لوگ جس راستے پر چل رہے ہیں اور چلا رہے ہیں وہ راستہ جنت کی طرف جاتا ہے یا جہنم کی طرف، ان کے عقائد و نظریات گمراہانہ ہیں یا سراسر ہدایت، ان کے افکار و تعلیمات سے ہدایت حاصل ہوگی یا گمراہی اور بے دینی، یہ فیصلہ اس کتاب کو پڑھنے والا خود کرے گا، اور وہ عقل سلیم رکھتا ہوگا تو یقیناً ان سے خود بھی دور رہے گا اور دوسروں کو بھی دور رکھنے کی کوشش کرے گا۔

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان اسے اپنے سلسلۂ مفت اشاعت کے 224 ویں پر شائع کرنے کا اہتمام کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے عوام و خواص کے لئے نافع بنائے۔ آمین

حافظ محمد رضوان قادری

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ امین ابن عبدالرحمٰن ادریسی (ملتان والے)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو دنیا میں کفر و شرک کی تاریکیوں سے لوگوں کو نجات دلانے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اس امت پر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ جمہور امت یعنی سواد اعظم گروہ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔ جیسا کہ سید عالم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میری امت کا ایک گروہ کبھی گمراہ نہیں ہوگا“ (ترمذی، کتاب الفتن)

لیکن شیطان کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ وہ مسلمانوں کو بہکا کر ان کو سواد اعظم سے جُدا کرے۔ اپنے اس ارادۂ بد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے شیطان لعین نے اپنے خاص چیلوں کے ذریعے لوگوں کو راہ راست سے بھٹکانا شروع کر دیا۔ جس کی وجہ سے دین اسلام میں جوق در جوق چھوٹے چھوٹے فرقے بنتے چلے گئے جو جمہور امت یعنی سواد اعظم سے الگ ہوتے گئے۔ اس کی پیش گوئی بھی اللہ کے محبوب ﷺ نے فرمائی۔

حدیث: آخری زمانہ میں کچھ دھوکے باز جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے، جو تمہارے سامنے ایسی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سُنی ہوں گی، نہ ہی تمہارے باپ دادا نے۔ اُن سے بچنا کہیں تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں تم کو فتنے میں ڈال دیں (صحیح مسلم جلد اول صفحہ نمبر 9)

”مشکوٰۃ شریف“ کی اس حدیث کی شرح میں حضرت شاہ عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ”وہ دجّال اور کذّاب لوگ خود کو علماء و مشائخ نصیحت

اور اصلاح کرنے والے سمجھتے ہوں گے، لوگوں کو اپنے باطل مذاہب اور اپنے بُرے خیالوں کی طرف بلائیں گے"(اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ نمبر 221)

ایسا ہی ایک شخص اُمت کو مزید ٹکڑوں میں بانٹنے کیلئے ملتان میں کچھ سال قبل ظاہر ہوا۔

مختصر تعارف

شیخ امین بن عبد الرحمٰن ادریسی، پاکستان کے مشہور شہر ملتان میں شاہ رکن عالم کالونی بلاک 381/A نزد نیو تھانہ میں رہتا ہے۔ اپنے سلسلے کا نام اس نے "سلسلہ محمدیہ ادریسیہ" رکھا ہے۔ اس کے مریدین اپنے سلسلے کو "سلسلہ محمدیہ ادریسیہ" کہتے ہیں۔ اس کے مریدین اپنے نام کے ساتھ "ادریسی" اور "ادریسی بدری" لگاتے ہیں۔

اس سلسلے کے نام سے پاکستان میں وظائف کے پرچے بہت جگہ کثیر تعداد میں پوسٹرز، اخبارات اور ٹی وی چینلز پر اشتہار کی صورت میں دیکھے گئے۔

شیخ محمد امین ادریسی نے پہلے کراچی کے علاقہ لیاقت آباد (لالو کھیت) میں ڈیرہ جمایا ہوا تھا پھر یہ ملتان چلا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج اس سلسلے کا کراچی میں ہیڈ کوارٹر لیاقت آباد کراچی میں ہے اور یہاں کے لوگ اس فتنے سے زیادہ متاثر ہیں۔ شیخ امین اپنے سلسلے کا بانی احمد بن ادریس (متوفی 1837ء) کو بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارے سلسلے کا مرکز ملک مصر میں ہے اور وہیں ہمارے سلسلے کا بانی ہے۔ پچھلے کئی سالوں تک یہ فتنہ اندر ہی اندر اپنا کام کرتا رہا۔ جب انہوں نے عوام کی کافی طاقت پکڑلی اور اس کی آڈیو سی ڈیز عام ہوئیں تب جا کر معلوم ہوا کہ شیخ امین ادریسی کا عقیدہ درست نہیں ہے۔

چنانچہ اس کی سی ڈیز جب مفتیان کرام کو سنائی گئیں تو انہوں نے جو احکامات جاری کئے وہ آپ کے سامنے پیش کئے جارہے ہیں۔

شیخ امین ادریسی ملتانی کے متعلق

مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کا فتویٰ

فتویٰ: قاضی محمد عبدالرحیم بستوی علیہ الرحمہ (مرکزی دارالافتاء بریلی شریف، ہندوستان)

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس عقائد سلسلۂ ادریسیہ کے متعلق شیخ امین بن عبدالرحمن ملتانی والے جو اپنے آپ کو سلسلۂ ادریسیہ کا شیخ بتاتے ہوئے اپنے اقوال کو مریدین ومتوسلین کو بتاتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

لہذا قرآن واحادیث کی روشنی میں مفصل جواب مع ثبوت کے عنایت فرمائیں۔

ایسے شیخ کے بارے میں کیا حکم ہے جو ان سے مرید ہیں، کیا وہ ان سے بیعت توڑ لیں یا ان کے حکم پر عمل کریں۔ حضور والا سے گزارش ہے کہ برائے مہربانی جواب عنایت فرما کر ممنون ومشکور ہوں۔

جواب

الجواب اللهم هداية الحق والصواب

صورت مسئولہ میں جو باتیں اس میں ہیں، اکثر ان میں کفری باتیں ہیں اور جہالت سے بھرپور ہیں لہذا ایسے شخص سے مرید ہونا جائز نہیں۔ اس کے قول پر عمل کرنا جائز نہیں اور جو ان سے مرید ہو چکے ہیں وہ بیعت توڑ دیں اور ایسے شخص سے دور رہیں۔

بہار شریعت حصہ اول ص 79 میں ہے کہ "پیری کے لئے چار شرطیں ہیں۔ قبل از بیعت ان کا لحاظ رکھنا فرض ہے۔ اول سنی صحیح العقیدہ ہو، دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے، سوم فاسق معلن نہ ہو، چہارم اس کا سلسلہ نبی ﷺ تک متصل ہو" اور جو شرائط اوپر مذکور ہیں اس شخص میں نہیں پائی جاتی اور جس پیر میں یہ شرائط پائی جائیں ان سے مرید ہو، ایسے سید ھے پیر سے مرید نہ ہوں۔ واللہ تعالی اعلم

اور اس پیر کا یہ کہنا کہ "مزارات پر مت جاؤ یہ شرک ہے، امتی عمل میں نبی ﷺ سے آگے بڑھ جاتا ہے" غلط و باطل بلکہ کفر ہے اور سرکار علیہ السلام کو محض بشر ماننا یہ بھی کفر ہے اور محمود الحسن دیوبندی کے متعلق اس کا یہ کہنا کہ "خدا اس کو جزائے خیر دے، ان کی قبر کو نور سے منور کر دے" حالانکہ یہ کافر ہے ایسا کہ جو اس کے کفر و عذاب میں ادنیٰ شک کرے، وہ بھی اسی طرح کافر ہے۔

مَنْ شَكَّ فِیْ كُفْرِهٖ وَ عَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ

جس کی تفصیل "الصوارم الہندیہ"، "فتاویٰ رضویہ" ششم و "حسام الحرمین"

وغیرہم میں موجود ہیں۔ لہذا ایسا شخص کافر ہے پیر نہیں ہو سکتا ہے شیطان ہے، اس نام کے پیر پر توبہ و استغفار لازم بعد توبہ و استغفار تجدید ایمان لازم اور اگر شادی شدہ ہو تو تجدید نکاح بھی لازم واللہ اعلم۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

کتبہ محمد ایوب عالم رضوی گنگوہی

مرکزی دارالافتاء، 86 سوداگران بریلی شریف

3 ربیع النور شریف 1430ھ مطابق یکم مارچ 2009ء

شیخ امین کے متعلق پوچھے جانے والے استفتاء کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔ 14-12-09

....

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام اس عقائد سلسلہ ادریسیہ کے متعلق۔

شیخ امین بن عبد الرحمٰن [illegible] ان کے مرید [illegible] آپ کو سلسلہ ادریسیہ کا شیخ بتاتے ہیں [illegible] اپنے اقوال

کو [illegible] [illegible] اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

لہٰذا قرآن و احادیث کی روشنی میں مفصل جواب مع ثبوت کے عنایت فرمائیں۔

ایسے شیخ کے مریدین [illegible] ان سے [illegible] بیعت [illegible] ان کا حکم

[illegible]

[illegible] عنایت فرما کر ممنون و مشکور ہوں گے۔

شیخ امین کے خلاف بریلی شریف کے فتوے کا عکس

[illegible]

شیخ امین کے متعلق جامعہ نعیمیہ کو بھیجا جانے والا استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ان مسائل کے بارے میں کہ ایک شخص محمد امین حال مقیم ملتان پیر بنا ہوا ہے اور اپنے آپ کو "سلسلہ ادریسیہ" کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اس کے عقائد ونظریات یہ ہیں جو کہ اس کی تقریروں سے لئے گئے ہیں۔ سی ڈی سے لی گئی گفتگو

1۔ قرآن کریم جو سنا ہے تفسیر شیخ الاسلام مولانا شبیر عثمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کا ترجمہ کیا ہے۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن (دیوبندی) صاحب نے اس کو اپنے گھر میں رکھیں کچھ نہ کچھ پڑھتے رہیں انتہائی برکت کا سبب بنے گا۔

2۔ شیخ امین کہتا ہے "ہم کون ہیں علم کو عبور کرنے والے جب خضر نے عبور نہیں کیا۔ آقا ﷺ نے اپنے متعلق بھی کہا تھا ایک دفعہ کہ معرفت کا علم میرے عبور میں اتنا نہیں۔ ایسے الفاظ آقا جی کے (آقا جی سے مراد حضور ﷺ ہیں)

3۔ ان سے (دیوبندی کفریہ عبارات) غلط فہمی میں ہوا۔ جان بوجھ کے نہیں کیا۔ تو ان کو معافی یعنی عذر میں رکھا آقا جی نے کہا اور کہا کہ اللہ ان کو معاف کر دے گا۔

4۔ خدا تعالیٰ حضرت شیخ الہند (محمود الحسن دیوبندی) کو بھی جزائے خیر دے اور ان کی قبر کو نور سے منور کرے۔ حضرت شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی نے جو تفسیر لکھی ہے، خدا ان کو جزائے خیر دے۔ نبی ﷺ کی محبت میں ان کا اضافہ کرے۔

5۔ ہمارے سلسلہ میں یہ کتاب (دیوبندی کتاب "اکابر کا مقام عبادت") ایسے سمجھو کہ بنیادی کتاب ہے۔ اس میں ان چیزوں کو نہ دیکھیں کہ دیوبندی کی لکھی

ہے یا فلاں نے لکھی ہوئی ہے یا تبلیغی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کتاب کو پڑھنا اپنے اوپر فرض سے زیادہ سمجھیں۔

6۔ تبلیغی جماعت سے انتہائی محبت رکھیں، ان کو برا بھلا نہ کہیں۔ یہ آقا کے دین کو پھیلاتے ہیں اور آقا کو قبول ہیں۔ ان کی غلطیاں آقا کی ضد میں نہیں ہیں۔

7۔ دیوبندی سے محبت رکھیں، بریلوی سے محبت رکھیں، کسی کو برا نہ کہیں یہ ہمارے بھائی ہیں۔

8۔ بعض علماء ہر وقت اختلاف کی باتیں کرتے ہیں تو ان پر خدا کی مار پڑتی ہے، نہ ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، نہ لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے نہ ان میں جاذبیت ہوتی ہے۔ نبی کو چھوڑ کر اختلاف میں ڈالتے ہیں اور اختلاف سے خدا نے منع کیا ہے۔

9۔ آقا جی ﷺ کو حاضر و ناظر نہ کہو، اس میں شرک ہوتا ہے۔ اس لئے مشترک لفظ ہے تاویل کی جائے تو شاید جائز ہو جائے۔

10۔ یہ اللہ کی دین ہے جو مجھ سے عشق کرتا ہے۔ اس کو عشق محمد نصیب ہوتا ہے، یہ اس کی دین ہے جو دل سے میرے سے ملتا ہے اس کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے، یہ اس کی دین ہے جو میرے دل سے جڑتا ہے وہ چھوٹے گناہ کرے یا بڑے گناہ کرے خدا اس کو معافی میں رکھتا ہے یہ تجربہ کر لینا۔

11۔ (یہاں) کوئی مولوی ٹائپ ہوگا کوئی بریلوی ہوگا کوئی اور پتا نہیں دیوبندی ٹائپ ہوگا...... ہاں سارے ملے جلے دیکھنے آئے ہیں (اس) کا مذہب کہاں ہے۔ ہمارے پاس مذہب ہوتا ہے؟ پاگلوں کے پاس مذہب ہوتا ہے؟

پاگلوں کا مذہب نہیں ہوتا۔ عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے۔ بس ختم اہم مذہب وذہب والے نہیں ہیں۔

12۔ شیخ امین صاحب کے سر کے بال اتنے لمبے ہیں کہ ان کی ناف تک آتے ہیں۔

13۔ آقا جی کے کتے بن کر اپنے مریدوں کو بھی اور خود بھی بھونکنے کا حکم دیتے ہیں اور خوب کتوں کی طرح بھونکتے ہیں۔

سائل: ڈاکٹر حبیب الرحمٰن

اندرون شہر محلہ گوردو نانک پورہ، گوجرانوالہ

دار الافتاء جامعہ نعیمیہ

علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور پاکستان

کمپیوٹر نمبر 2109/10 daruliftajamianaeemia@gmail.com مورخہ 24/05/10

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ہمارے پاس دارالافتاء جامعہ نعیمیہ میں شیخ محمد امین صاحب (حال مقیم ملتان) کے متعلق تفصیلی استفتاء تحریر یا بمعہ سی۔ڈی آیا۔ ہم نے استفتاء کی تحریر کو بغور پڑھا اور سی ڈی سے بھی گفتگو سنی اور اس تفصیلی تحریر میں سے قابل اعتراض باتوں کے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں حکم بیان کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے شیخ امین صاحب کی اس گفتگو پر حکم شرعی واضح کیا جاتا ہے کہ (ہمارے سلسلہ میں یہ کتاب "اکابر کا مقام عبادت" ایسے سمجھو کہ بنیادی کتاب ہے۔ "یہ کتاب برکت کا سبب بنے گی" شبیر عثمانی دیوبندی کی تفسیر اور مولوی محمود الحسن دیوبندی کے ترجمہ کو گھر میں انتہائی برکت کا سبب قرار دینا" تبلیغی جماعت سے انتہائی محبت رکھیں اُن کو برا بھلا نہ کہیں۔ آقا کے دین کو پھیلاتے ہیں اور آقا کو قبول ہیں۔ "دیوبندی سے محبت رکھیں۔ بریلوی سے محبت رکھیں، کسی کو برا نہ کہیں یہ ہمارے بھائی ہیں؟) مذکورہ بالا تحریریں واضح کر رہی ہیں کہ شیخ امین کٹر دیوبندی ہے۔ اور غیر محسوس طریقے سے دیوبندیت کی تبلیغ و ترویج کر رہا ہے۔ اہل سنت وجماعت کا دیوبندی مکتب فکر کے لوگوں سے عقائد پر اختلاف ہے اور دیوبندی اکابر کی بعض گستاخانہ عبارات پر علماء اسلام نے اتمام حجت کے بعد

ان کی تکفیر کی ہے۔ لہٰذا اکابر دیوبند کی کفریہ عبارات نقل کی جاتی ہیں تاکہ جواب کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ دیوبندی اکابر کے گستاخانہ کفریہ عقائد (گستاخی نمبر 1) نماز میں نبی ﷺ کا خیال بیل گدھے کے خیال سے برا ہے۔ العیاذ باللہ ''نماز میں شیخ یا اس جیسے بزرگوں خواہ جناب رسالت مآب ﷺ ہی ہوں، کی طرف اپنی ہمت (توجہ) کو لگا دینا، اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے'' العیاذ باللہ (صراط مستقیم، مولوی اسماعیل دہلوی ص 118، مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام، لاہور) (گستاخی نمبر 2) نبی مر کر مٹی میں مل گئے (جھوٹی حدیث گھڑی کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی، ص 61، مطبع فاروقی دہلی) (گستاخی نمبر 3) ختم نبوت کا انکار۔ العیاذ باللہ ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی بھی پیدا ہوا پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'' (تحذیر الناس، مصنفہ مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی، ص 34، طبع دارالاشاعت کراچی) (گستاخی نمبر 4) انبیاء و اولیاء ذرہ ناچیز سے بھی کمتر۔ العیاذ باللہ ''سب انبیاء و اولیاء اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں'' (تقویۃ الایمان، ص 56، در مطبع فاروقی، دہلی) (گستاخی نمبر 5) نبی ﷺ کو پاگلوں اور جانوروں جیسا علم ہے۔ العیاذ باللہ ''کل علم تو آپ ﷺ کو ہے ہی نہیں؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص ہے (یعنی اس میں آپ کی کون سی شان ہے) ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔'' العیاذ باللہ (حفظ الایمان مولوی اشرف علی تھانوی، ص 13، قدیمی کتب خانہ کراچی) (گستاخی نمبر 6)

نبی کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے۔ العیاذ باللہ ''شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین (ساری زمین کا علم) کا فخر عالم ﷺ کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان وملک الموت کا یہ علم وسعت نص (قرآن وحدیث سے ثابت ہے) ''فخر عالم ﷺ کے علم کے لئے کوئی ثبوت نہیں'' (براہین قاطعہ، مولوی خلیل احمد انبٹھوی ورشید احمد گنگوہی، ص 55، دار الاشاعت کراچی) (گستاخی نمبر 7) ذکر شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محرم کی سبیل حرام ہے۔ العیاذ باللہ ''محرم میں ذکر شہادت حسین رضی اللہ عنہ کرنا اگرچہ بروایت صحیح ہو سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت میں دینا، دودھ پلانا، سب نادرست اور تشبہ روافض (شیعہ) کی وجہ سے حرام ہے'' (فتاویٰ رشیدیہ، مولوی رشید گنگوہی دیوبندی، ص 139، مکتبہ رحمانیہ لاہور) (گستاخی نمبر 8) شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ غلطی پر تھے۔ العیاذ باللہ ''رشید ابن رشید (نامی کتاب) میں یزید پلید کو (امیر المومنین حضرت سیدنا یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جیسے القابات سے نوازا گیا ہے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو حکومت کا طلب گار اور غلطی پر لکھا ہے'' (رشید ابن رشید، مصنف ابو یزید محمد دین دیوبندی، مطبوعہ لاہور) مذکورہ گستاخانہ گمراہانہ کفریہ عقائد کی بناء پر علمائے عرب وعجم نے مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی رشید گنگوہی، مولوی خلیل انبٹھوی اور قاسم نانوتوی پر کفر کا حکم لگایا اور فرمایا کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (تمہید الایمان، مع حسام الحرمین، مصنف امام المسلمین مجدد دین وملت احمد رضا خان علیہ الرحمہ الرحمٰن) شیخ امین کا دیوبند اکابر کی مدح سرائی کرنا دیوبندی تبلیغی جماعت سے

محبت وتعلق قلبی کا اظہار کرنا یہ واضح کرتا ہے کہ یہ شخص انہیں میں سے ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿وَ مَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ (سورۃ المائدہ آیت نمبر 51)

ترجمہ: اور جوان (بے دینوں) سے دوستی رکھے تم میں سے تو وہ انہی میں سے ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اور اگر واقعی شیخ امین مذکورہ دیوبندی اکابر کی کفریہ عبارات پر مطلع ہو کر ان سے متفق ہے اور ان کو حق پر جانتا ہے تو اس پر بھی وہی حکم کفر ہے جو اکابر دیوبند کے بارے میں ہے (شیخ امین کا یہ کہنا: آقا ﷺ نے اپنے متعلق بھی کہا تھا ایک دفعہ کہ معرفت کا علم میرے عبور میں اتنا نہیں۔ ایسے الفاظ ہیں آقا جی کے۔ اور دیوبندی اکابر کے بارے میں یہ کہنا ان سے غلط فہمی میں ہوا جان بوجھ کے نہیں کیا تو ان کو معافی یعنی عذر میں رکھا آقا جی نے) یہ دونوں باتیں صریح جھوٹ اور خلاف واقعہ ہیں۔ حضور ﷺ نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ معرفت کا علم میرے عبور میں اتنا نہیں آتا اور نہ ہی دیوبندی اکابر کو حضور ﷺ نے معافی میں رکھا ہے۔ شیخ امین نے حضور ﷺ کی ذات کے متعلق جھوٹ بولا ہے۔

حدیث شریف میں حضور ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

(مسلم، ج1، ص7)

آپ ﷺ نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

نبی کریم ﷺ کے علوم پر اعتراض کرنا اور آپ سے کمال علم کی نفی بدعقیدہ دیوبندیوں، وہابیوں کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے جیسا کہ ہم نے ان کے اکابر کی عبارات کا حوالہ دے دیا ہے حالانکہ خود اللہ قدوس اپنے محبوب کریم ﷺ کے لئے ارشاد فرماتا ہے۔

﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾

(اے حبیب ﷺ) اور تم کو سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے (سورۃ النساء آیت 113)

اس سے بڑھ کر کمال علم نبوی ﷺ کی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس جھوٹ کی وجہ سے شیخ امین بلاشبہ مستحق نار ٹھہرا (شیخ امین کہتا ہے: آقا جی علیہ کو حاضر و ناظر نہ کہو اس میں شرک ہوتا ہے) عقیدہ و حاضر و ناظر کو شرک کہنا شیخ امین کی بدعقیدگی خبث باطنی اور جہالت کا واضح ثبوت ہے) اور حضور علیہ ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کے بارے میں اہلسنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے جسد مبارک کے ساتھ اپنی قبر انور میں جلوہ گر ہیں۔ پوری کائنات پر آپ ﷺ کی توجہ ہے۔ آپ کائنات میں اپنے جسد حقیقی یا جسد مثالی کے ساتھ جہاں جلوہ گر ہونا چاہیں۔ اللہ رب العزت کی عطا و اذن سے جلوہ گر ہو سکتے ہیں۔ اور شیخ امین کا یہ کہنا (جو میرے دل سے جڑتا ہے وہ چھوٹے گناہ کرے یا بڑے، خدا اس کو معافی میں رکھتا ہے۔ اور یہ کہنا کہ ہم مذہب و ذہب والے نہیں) یہ دونوں باتیں شیخ امین کی گمراہی اور بے دینی کا منہ بولتا ثبوت ہے اور اس شخص کو صالحین میں شمار کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں کیونکہ

صالحین اس طرح کے گمراہانہ دعوے نہیں کرتے اور کوئی بھی مسلمان مذہب سے باہر نہیں ہے (شیخ امین اپنا سلسلہ طریقت اولاً تو واضح نہیں کرتا اور لوگوں کے اصرار پر کچھ مرید کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ کا سلسلہ "ادریسیہ" ہے اور اس کی نسبت شیخ ادریس نامی شخص کی طرف ہے) جب ہم نے اپنے ذرائع سے ادریس نامی شخص کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو ہمیں دو معروف ادریس نامی شخص ملے۔ ایک کا نام ادریس بن عبداللہ ہے جو ایک شیعہ تھا اور خلافت بنو عباس میں اس کا کردار ایک باغی کا تھا۔ دوسرا شخص اس نام سے احمد بن ادریس ہے جو کہ ابن عبدالوہاب نجدی کا پیروکار اور شیدائی ہے۔ وہ بھی گمراہ اور بد عقیدہ شخص ہے کیونکہ ابن عبدالوہاب نجدی کے گستاخانہ نظریات کسی بھی صاحب دین وعقل پر مخفی نہیں ہیں۔ اور شیخ امین نامی شخص پیر بننے کا اہل نہیں۔ کیونکہ اس میں پیر کی شرائط مفقود ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام المسلمین مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "حسب تصریح آئمہ کرام پیر میں چار شرطیں لازم ہیں۔ (1) سنّی صحیح العقیدہ ہو (2) علم دین بقدر کافی رکھتا ہو۔ یعنی اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کا حکم کتاب سے نکال سکتا ہو (3) کوئی فسق (گناہ) اعلانیہ نہ کرتا ہو (4) اس کا سلسلہ حضور اقدس ﷺ تک صحیح اتصال سے ملا ہو۔

اگر کسی شخص میں ان چاروں میں سے کوئی شرط کم ہے اور ناواقفی سے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا بعد کو ظاہر ہوا کہ وہ جو بد مذہب یا جاہل یا فاسق یا منقطع السلسلہ ہے تو وہ بیعت صحیح نہیں۔ اسے دوسری جگہ مرید ہونا چاہیے۔ جہاں یہ چاروں شرطیں

جمع ہوں" (فتاویٰ رضویہ، ج 26، ص 568)

اور شیخ امین میں مذکورہ شرائط میں سے پہلی تیسری اور چوتھی شرط تو سرے سے مفقود ہے البتہ دوسری شرط کے بارے میں واضح نہیں ہو سکا لہذا اس کی بیعت حرام ہے اور ناف تک سر کے بال رکھنا مرد کے لئے حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ ایک استفتاء کے جواب میں لکھتے ہیں "سینہ تک بال رکھنا شرعاً مرد کو حرام اور عورتوں سے تشبیہ اور بحکم احادیث صحیحہ کثیرہ معاذ اللہ باعث لعنت ہے" اس کے بعد "معجم الکبیر" کے حوالہ سے حدیث نقل کرتے ہیں:

قال ﷺ: لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کے ساتھ مشابہت کریں (فتاویٰ رضویہ ج 6، ص 610)

(خود اور مریدین کا کتوں کی طرح بھونکنا) اشرف المخلوقات انسان کا کتوں کی طرح خود بھونکنا اور دوسرے افراد کو بھی بھونکنے کے لئے کہنا انتہائی قبیح فعل ہے۔ کسی عقل مند شخص سے ایسی حرکت کرنا بہت بعید ہے اور یہ ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ﴾ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت 70) "اور ہم نے بنی آدم کو عزت و تکریم عطا کی" اس آیت طیبہ کے خلاف ہے۔ خلاصہ: شیخ امین ملتانی کے متعلق استفتاء میں کافی قابل اعتراض عبارات ہیں، ہم نے ان میں سے بعض اہم عبارات کے متعلق حکم شرعی لکھ دیا ہے اور باقی عبارات بھی ضلالت پر ضلالت ہیں۔ ہم طوالت سے بچتے ہوئے ان کو زیر بحث نہیں لاتے۔ بہر حال شیخ امین اپنے عقائد باطلہ رذیلہ کے سبب بے دین

گمراہ گر ہے۔ اس کی بیعت حرام اشد حرام۔ اس کی محفل میں جانا حرام۔ اس سے تعلق ونسبت قائم کرنا حرام اور جن مسلمانوں نے اس کی بیعت کی ہے ان پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیعت فوراً توڑ دیں اور توبہ کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: (مفتی) محمد ہاشم غفرلہ

دارالافتاء، جامعہ نعیمیہ، لاہور

۱۱ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ/۲۱ اگست ۲۰۱۰ء



لقد اصاب من اجاب

عبدالستار سعیدی غفرلہ

جامعہ نعیمیہ لاہور

۲۵-۰۸-۲۰۱۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ   وعلیٰ آلک واصحبک یاحبیب اللہ

دار الافتاء جامعہ صفۃ المدینہ

شاہجہانگیر روڈ گجرات
053-3517351,0301,6225300

تاریخ: ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ
[illegible]

مرقوم: خالد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شیخ امین ادریسی ملتان کا رہنے والا ہے، جس نے پیری مریدی کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کو جو معلومات فراہم کی گئی ہیں، اس کی روشنی میں بتایئے کہ ایسے عقائد و نظریات رکھنے والے کے بارے میں شرعی طور پر کیا حکم ہے؟

السائل: محمد زاہد حبیب قادری

کنوینر سنی تحریک گوجرانوالہ ڈویژن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بر تقدیر صدق سائل مذکورہ بالا فی السوال شخص شیخ امین جاہل، گمراہ اور گمراہ گر ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے اپنے فتاویٰ کے اندر ایسے لوگوں کے بارے میں واضح طور پر لکھا ہے کہ جاہل صوفی مسخرہ شیطان ہے یعنی شیطان جس طرح چاہتا ہے اس سے کام لیتا ہے۔

نیز دیوبندیوں کے بڑوں کی گستاخیوں کی وجہ سے عرب و عجم کے علماء نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ جان بوجھ کر ان کو مسلمان سمجھنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ لہذا

ضرورت اس امر کی ہے کہ شیخ امین کے بارے میں واضح طور پر لوگوں کو بتایا جائے تا کہ بھولے بھالے مسلمان اس کی باتوں میں آ کر گمراہ نہ ہو جائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب



دارالعلوم غوثیہ کراچی سے شیخ امین ادریسی ملتانی کے خلاف فتویٰ

فتویٰ: ابوالحسنین مفتی محمد عارف محمود خان رضوی

مفتی دارالافتاء دارالعلوم غوثیہ، پرانی سبزی منڈی کراچی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج کل "ادریسیہ" فرقے کے بانی کے انٹرنیٹ پر بیانات جاری ہورہے ہیں، اس کے علاوہ شہر کراچی میں ان کی طرف سے اجتماع جمعہ کے بعد مساجد کے باہر اشتہارات تقسیم کئے جاتے ہیں اور یہ شخص اپنے آپ کو رسول خدا کا خلیفہ کہتا ہے، جبکہ یہ اکابر دیوبند کی تعریفیں بھی کرتا ہے اور انہیں برا بھلا کہنے سے منع کرتا ہے۔ اس کے باجود ہماری بستی کے ایک مشہور عالم وقاری اس کے خلیفہ بنے ہوئے ہیں اور عوام الناس کو بکثرت اس کے سلسلے کی طرف مائل کررہے ہیں اور ان کے جھانسے میں آکر لوگ اس سلسلے میں شامل ہورہے ہیں۔ بحکم شریعت اس سلسلے میں شامل ہورہے ہیں۔ بحکم شریعت اس سلسلے کے بانی کا شرعی فیصلہ بیان کیجئے اور عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں۔

(اہلیان بستی بکرا پیڑی، میوہ شاہ روڈ، باب المدینہ کراچی)

بسمه تعالیٰ و تقدس

الجواب بعون الملک المنعام الوهاب

اللهم هداية الحق والصواب

اللہ رب العزت جل جلالہ فرماتا ہے:

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾

ہم کو سیدھا راستہ چلا (ترجمہ کنز الایمان) (الفاتحہ آیت 5)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے خلیفہ اجل صدر الافاضل سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ اس کے تحت یوں رقم طراز ہیں:

صراط مستقیم سے مراد اسلام یا قرآن یا خلق نبی ﷺ یا حضور ﷺ کے آل و اصحاب ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراط مستقیم طریق اہل سنت ہے جو اہل بیت واصحاب اور قرآن وسنت وسواد اعظم سب کو مانتے ہیں۔ ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ جملہ اولیٰ کی تفسیر ہے کہ صراط مستقیم سے طریق مسلمین مراد ہے اور اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگان دین کا عمل رہا ہو، وہ صراط مستقیم میں داخل ہیں۔ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ اس میں ہدایت ہے کہ طالب حق کو دشمنان خدا سے اجتناب اور ان کے راہ و رسم، وضع واطوار سے پرہیز لازم ہے (خزائن العرفان)

اللہ رب العزت جل مجدہ کے محبوب اعظم، مخبر صادق، غیب داں نبی ﷺ نے غیبی پیشن گوئی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ ثَلٰثًا وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً

فَقَالُوْا: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَ أَصْحَابِيْ

یعنی عنقریب یہ اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ایک جنتی ہوگا، باقی سب دوزخی ہوں گے، صحابہ عرض گزار ہوئے، وہ جنتی گروہ کون لوگ ہوں گے، ارشاد فرمایا وہ میرے اور صحابہ کے طریقے پر چلنے والے ہوں گے۔

(الجامع الترمذی، مطبوعہ بیروت، ابواب الایمان عن رسول اللہ، حدیث 2167)

ابوداؤد کی روایت میں ہے:

"هُمُ الْجَمَاعَةُ" وہ جنتی گروہ "جماعت" ہے

امام الائمہ محمد بن محمد الغزالی علیہ الرحمہ نے "احیاء علوم الدین" میں اس طرح روایت کی:

هُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ الْجَمَاعَةِ

یعنی وہ نجات یافتہ لوگ اہلِ سنت وجماعت ہوں گے۔

اکابر اولیائے اُمت اور علمائے ملت اسی حدیث کے تحت تصریحات کرتے رہے کہ نجات پانے والا گروہ اہل سنت و جماعت ہے۔

امام الاولیاء، غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَا رَيْبَ وَلَا شَكَّ أَنَّهُمْ هُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ

یقینی طور پر اہل سنت ہی جنتی گروہ ہے۔

امام علامہ علی قاری علیہ الرحمہ مرقاۃ "شرح مشکوٰۃ" میں اس کا مصداق اہلِ سنت بتاتے ہیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا بریلوی علیہم الرحمہ اپنے مکتوبات و فتاویٰ جات میں اس کی صراحت کر چکے ہیں کہ اس اُمت کا نجات یافتہ گروہ ''اہل سنت و جماعت'' ہے۔ اس کے علاوہ سب گمراہ اور بدمذہب و بے دین ہیں۔

اہلیان بکرا پڑی نے جس ''ادریسیہ'' سلسلے کے بانی کا سوال میں ذکر کیا ہے، اس کے انٹرنیٹ پر موجود بیانات کو میں نے خود ذاتی طور پر سمع کیا ہے۔ گمراہ عقائد رکھتا ہے۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

1: اللہ رب العزت جل جلالہ کے بارے میں واشگاف لفظوں میں بکتا ہے کہ اس نے سزاؤں کا بیان ہمیں دھمکانے کے لئے دیا ہے، وگرنہ وہ سزا دے گا، ہرگز نہیں، صرف ڈراتا ہے، وہ خیالی باتیں ہیں۔

2: اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کے بارے میں یہاں تک بک دیتا ہے کہ وہ کافروں کے جنازے بھی پڑھا دیتے تھے اور اُن کے لئے دعائے مغفرت کر دیتے تھے۔

3: اکابر دیوبند اچھے لوگ تھے، اُن سے غلطیاں ہوئی ہیں، مگر آقا جی نے انہیں معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت کو قبول کر لیا (حالانکہ اس پر شیخ امین کے پاس کوئی دلیل شرعی نہیں بلکہ اکابر دیوبند کے کفریات پر عرب و عجم کے علماء کے فتاویٰ موجود ہیں، القادری)

4: اس شخص نے اشرف علی تھانوی جس کا کفر اتفاقی یقینی ہے اُس کے باوجود اُس کو سراہا اور شبیر احمد عثمانی اور محمود الحسن دیوبندی کے لئے رحمت کی دعا کی اور ان دونوں کے ترجمہ و تفسیر کے اپنے سلسلہ کی معتبر کتاب قرار دیا اور کہا کہ اُسے گھروں میں رکھو، بڑی برکت ہو گی۔

5: ''آقا جی'' ﷺ اس کا تقیہ ہے۔ جبکہ ''فتاویٰ مصطفویہ'' کے مطابق یہ ہندوؤں کا شعار ہے کہ وہ اپنے گروؤں کو ''جی'' یعنی سردار کہہ کر پکارتے ہیں مثلا گاندھی جی وغیرہ۔

الحاصل اللہ تعالیٰ پر محض خیالی سزائیں سنا کر دھمکی دینے کا بہتان لگا کر اور نبی کریم ﷺ پر کافروں کے لئے دعائے بخشش کرنے کا بہتان گھڑ کر اور اکابر دیوبند میں سے جو متفقہ طور پر باتفاق علمائے حق مرتد ہو چکے ہیں، ان کو اچھا مسلمان جاننے کی وجہ سے شیخ امین ہاؤ ہاؤ نامی شخص جو نام نہاد سلسلے کا بانی ہے، یہ بحکم شریعت اسلامیہ کافر و مرتد اور واجب القتل ہے۔ جبکہ اگر یہ توبہ کرے تو اس کے لئے تجدید ایمان کے ساتھ ساتھ تجدید نکاح شدہ ہونے کی صورت میں اور مرید ہونے کی صورت میں تجدید بیعت لازم ہوگی۔ مگر گستاخ رسول سچی توبہ کر کے عنداللہ مسلمان بھی ہو جائے تو عدالت دینویہ میں اس کی شرعی سزا قتل ہی ہے اس سے چھٹکارا نہ ہوگا۔

(کما فی الکتب المشہورۃ الحنفیہ والمالکیہ)

لہٰذا اہلیانِ بکرا پیڑی اس شرعی فتوے کو اس عالم وقاری کو بھی دکھائیں۔ اگر وہ توبہ کر کے اس شخص مذکور شیخ امین کی وکالت چھوڑ دے اور صدق دل سے اہل سنت کا نظریہ اپنالے تو فبہا، ورنہ اس کا بائیکاٹ بھی شرعی طور پر لازمی ہے۔ اس کے علاوہ اس نام نہاد سلسلے کا کوئی بھی فرد جو اس شرعی فتوے کے باوجود بھی اس بدبخت شیخ امین کو اچھا جانے یا کم از کم مسلمان جانے اس سے بھی بائیکاٹ لازمی ہے۔ اس کے ماننے والے لوگوں سے رشتہ داری قائم کرنا ممنوع ہے۔ اس کے سلسلے کے اشتہار بانٹنے والوں کو حوالہ پولیس کیا جائے اور ممکن ہو تو اہل سنت کے علماء اور واعظین اپنے

خطابات میں اُمت مسلمہ کو اس گمراہ گر پیر کے فتنے سے آگاہ کریں تاکہ عوام الناس اس کے شر سے بچیں۔

واللہ اعلم و رسولہ الاکرم جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

کتبہ ابو الحسنین محمد عارف محمود خان القادری غفرلہ۔
یکم رجب المرجب ۱۴۳۰ھ روز الخمیس
25 جون 2009ء

اہلسنت کے ممتاز عالم دین کی جانب سے
شیخ امین کو لکھا جانے والا خط جس کا تا حال جواب موصول نہیں ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب شیخ محمد امین بالقابہ

امیر سلسلہ ادریسیہ، ملتان (پاکستان)

بعد ما ھو المسنون عرض ہے کہ آپ سے بالشافہ کوئی گفتگو تو کبھی ہوئی نہیں البتہ لوگوں کی زبانی آپ کے بارے میں متضاد باتیں ایک عرصے سے سننے میں آرہی ہیں اور کچھ دن قبل آپ کی آواز میں ریکارڈیہ باتیں سُنی گئی ہیں جن کی تصدیق کے لئے آپ سے رابطہ کر رہا ہوں۔

آپ نے کہا ہے کہ:

1: ''(دیو بندیوں کی) تبلیغی جماعت سے انتہائی محبت رکھیں، اُن کو برا بھلا نہ کہیں، یہ آقا جی کے دین کو پھیلاتے ہیں اور آقا کو قبول ہیں، ان کی غلطیاں آقا کی ضد میں نہیں ہیں۔

2: دیو بندی سے محبت رکھیں، بریلوی سے محبت رکھیں، کسی کو بُرا نہ کہیں، یہ ہمارے بھائی ہیں۔

3: جو مفہوم (دیو بندی اکابرین کے) ہمارے سلسلے کے مفہوم سے نہ ہوں، اُن کو غلط نہیں کہنا ہے، اُن کو بھی صحیح کہنا ہے، وہ اُن کے لئے۔

4: قرآن کریم کون سا ہے، تفسیر ہے مولانا شبیر احمد عثمانی (دیو بندی) اور اُس کا

ترجمہ کیا ہے مولانا محمود الحسن (دیوبندی) نے۔ اس کو گھر میں رکھیں اور کچھ نہ کچھ پڑھتے رہیں۔ انتہائی برکت کا سبب بنے گا۔

5: خدا تعالیٰ شیخ الہند (محمود الحسن دیوبندی) کو بھی جزائے خیر دے اور ان کی قبر کو نور سے منور کرے، شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے جو تفسیر لکھی ہے، خدا اُن کو جزا دے، نبی ﷺ کی محبت میں اُن کے اضافہ کرے۔

6: اللہ نے معافی میں اُن (دیوبندی اکابرین) کو رکھا ہے اور آقا نے اُن کی بھی محنت قبول کی ہے اس لئے کہ علم کو عبور کوئی نہیں کر سکتا، غلطیاں ہو جاتی ہیں۔

7: آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ علم سمندر ہے، نہ کوئی ولی اُس کا احاطہ کر سکتا ہے، نہ کوئی نبی احاطہ کر سکتا ہے۔

8: بعض علماء ہر وقت اختلاف کی باتیں کرتے ہیں تو اُن پر خدا کی مار پڑتی ہے، نہ اُن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، نہ لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے، نہ ان میں جاذبیت ہوتی ہے۔ نبی کو چھوڑ کر اختلاف میں ڈالتے ہیں اور اختلاف سے خدا نے منع کیا ہے۔

9: آقا ﷺ کے بعض صحابی مرتد ہو گئے تھے، صحابی ہو کر آپ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔

10: گناہ کی معافی ہے، دوبارہ کچھ کیا تب بھی معافی کی ضرورت نہیں ہے، یہ کس کا کرم ہے؟ حضرت محمد ﷺ کا، خدا نے ہم کو تم کو ڈرایا ہوا ہے کہ یہ کر دوں گا، وہ کر دوں گا، بیچ میں سیدنا محمد ﷺ ہیں، اللہ کچھ نہیں کرے گا، بس ایسے ہی ڈراتا ہے"

آپ سے دریافت یہ کرنا ہے کہ کیا یہ باتیں آپ نے اپنی تربیتی نشست میں کہی ہیں؟ کیا آپ تصدیق کرتے ہیں کہ آپ کا ان باتوں سے کوئی تعلق ہے؟ یا

آپ ان باتوں سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ واضح طور پر فرمائیں کہ کیا آپ دیوبندی وہابی علماء اور ان کی تحریروں کی تعریف کرتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ "حسام الحرمین" سے کیا آپ واقف ہیں؟ اس فتاویٰ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

شکریہ

آپ کے جواب کا انتظار رہے گا

نوٹ: یہ خط آج سے کئی ماہ قبل ایک شخص نے خود جا کر ملتان میں موجود شیخ امین کی مرکزی خانقاہ میں اس کو دیا مگر ایک سال مکمل ہونے کے باوجود اس خط کا کوئی جواب نہیں آیا اور نہ ہی کوئی رجوع نامہ یا اظہار لاتعلقی کیا گیا۔

شیخ محمد امین رجوع نامے کیلئے ان علماء سے رابطہ کریں

محترم شیخ محمد امین ادریسی صاحب!

اگر آپ کا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے تو جلد از جلد آپ پاکستان کے دینی اداروں اور مفتیانِ اہلسنت سے رابطہ کر کے برأت کا اعلان کریں مگر یہ گفتگو زبانی ہونی چاہئے یا لکھ کر تحریری صورت میں ہونی چاہئے۔ رجوع نامے کے لئے درج ذیل پتوں پر رابطہ کریں۔

1: مفتی منیب الرحمٰن صاحب
مہتمم جامعہ نعیمیہ، فیڈرل بی ایریا کراچی

2: شیخ الحدیث علامہ اسماعیل ضیائی
دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی

3: مفتی محمد الیاس رضوی اشرفی
مہتمم نصرۃ العلوم گارڈن ویسٹ کراچی

4: علامہ سید شاہ عبدالحق صاحب
مہتمم دارالعلوم مصلح الدین میمن مسجد
مصلح الدین گارڈن میرٹ روڈ کراچی

5: مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی
رئیس دارالافتاء و شیخ الحدیث "جامعۃ النور"
جمعیت اشاعت اہلسنت نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی

6: علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی
سربراہ اوکاڑوی اکادمی العالمی

جامع مسجد گلزار حبیب سولجر بازار کراچی

7: مفتی احمد میاں برکاتی

دار العلوم احسن البرکات ہوم اسٹیڈ ہال، حیدر آباد سندھ

8: مفتی عبد الستار سعیدی

جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

9: مفتی حامد محمود

جامعہ المدینہ شاہ جہانگیر روڈ گجرات پنجاب

10: مفتی عارف محمود خان رضوی

دار العلوم غوثیہ محلہ فرقان آباد (پرانی سبزی منڈی) عسکری پارک، کراچی

11: علامہ سید ارشد سعید کاظمی صاحب

جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم کچہری روڈ، ملتان پنجاب

12: مفتی ابو داؤد محمد صادق صاحب

رضا مسجد، چوک دار السلام، گوجرانوالہ پنجاب

13: مفتی محمد حسن علی میلسی صاحب

بزم انوار رضا جامع مسجد فریدیہ، بلدیہ میلسی، پنجاب

14: مفتی محمد ابراہیم قادری

جامعہ غوثیہ رضویہ، باغ حیات علی شاہ، سکھر سندھ

15: مفتی محمد جان نعیمی صاحب

دار العلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر، گلشن نعیمی، صاحبداد گوٹھ، ملیر کراچی

جاوید احمد غامدی
کے اسلام کے منافی
عقائد و نظریات
انہی کی کتابوں سے

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موجودہ دور فتنوں کا دور ہے۔ روز بروز نت نئے فتنے معرضِ وجود میں آتے ہیں۔ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر وہ اسلامی عقائد و نظریات کو مسخ کر کے پیش کرتے ہیں۔ دین میں آسانی کے نام پر متفقہ اسلامی عقائد کو من گھڑت قرار دیتے ہیں۔

الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے مسلمانوں میں فتنہ، فساد اور انتشار پھیلا رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کا کوئی علمی مقام نہیں ہے۔ یہ لوگ چند قرآنی آیات اور احادیث یاد کر کے ایک دو گھنٹے اپنی طرف سے ایسی گفتگو کرتے ہیں کہ سامعین کو یوں لگے کہ جیسے ان سے بڑا عالم پورے عالم اسلام میں کوئی نہیں۔

ایسے لیکچر دینے والوں کا تکیہ کلام اکثر یہ ہوتا ہے کہ "میں نہیں سمجھتا"، "میں نہیں سمجھتا" یعنی کہ حق اور سچ بیان کرنے کے بجائے اپنی ناقص عقل کے گھوڑے دوڑاتے نظر آتے ہیں۔ بعض اوقات یہ اتنی تیز رفتاری کے ساتھ گفتگو کر رہے ہوتے ہیں کہ خود ان کو معلوم نہیں ہوتا کہ میں کیا بول رہا ہوں۔ انہی اسکالروں میں سے ایک جاوید احمد غامدی بھی ہے جو کہ پہلے جاوید احمد تھا، رفتہ رفتہ جاوید احمد غامدی کے نام سے میڈیا پر برآمد ہوا۔ جاوید احمد غامدی میڈیا پر اور اپنی کتب میں جس اسلام کو پیش کر رہا ہے۔ وہ رسول پاک ﷺ کا اسلام نہیں ہے بلکہ وہ نیچری اور پرویزی فکر کی ترجمانی ہے۔ غامدی میڈیا پر اور اپنی کتب میں جو باتیں پیش کر رہا ہے۔ وہ اسلام مخالف ہیں۔

ذیل میں جاوید احمد غامدی کے اس نئے اسلام کے شجر سے پھوٹنے والے برگ و بار کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

غامدی کے عقائد ونظریات

1۔قرآن کی صرف ایک ہی قرأت درست ہے، باقی سب قرأتیں عجم کا فتنہ ہیں۔

2۔قرآن کا ایک نام میزان بھی ہے۔

3۔قرآن کی متشابہ آیات کا بھی ایک واضح اور قطعی مفہوم سمجھا جاسکتا ہے۔

4۔سورۂ نصر مکی ہے۔

5۔قرآن میں اصحاب الاخدود سے مراد دورِ نبوی کے قریش کے فراعنہ ہیں۔

6۔سورۂ لہب میں ابولہب سے مراد قریش کے سردار ہیں۔

7۔اصحاب الفیل قریش کے پتھراؤ اور آندھی سے ہلاک ہوئے تھے۔

8۔سنت قرآن سے مقدم ہے۔

9۔سنت کی ابتداء سرکار ﷺ سے نہیں بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوتی ہے۔

10۔سنت صرف ستائیس اعمال کا نام ہے۔

11۔سنت کا ثبوت اجماع اور عملی تواتر سے ہوتا ہے۔

12۔حدیث سے کوئی اسلامی عقیدہ یا عمل ثابت نہیں ہوتا۔

13۔حضور ﷺ نے حدیث کی حفاظت اور تبلیغ واشاعت کے لئے بھی کوئی اہتمام نہیں کیا۔

14۔ابن شہاب زہری کی کوئی روایت بھی قبول نہیں کی جاسکتی، وہ ناقابل اعتبار راوی ہے۔

15۔دین کے مصادر میں دین فطرت کے حقائق، سنت ابراہیمی اور قدیم صحائف بھی شامل ہیں۔

16۔معروف اور منکر کا تعین انسانی فطرت کرتی ہے۔

17۔نبی ﷺ کے وصال کے بعد کسی شخص کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا۔

18۔ عورتیں بھی باجماعت نماز میں امام کی غلطی پر بلند آواز سے "سبحان اللہ" کہہ سکتی ہیں۔

19۔ زکوۃ کا نصاب منصوص اور مقرر نہیں ہے۔

20۔ ریاست کسی بھی چیز کو زکوۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے۔

21۔ بنو ہاشم کو زکوۃ دینا جائز ہے۔

22۔ اسلام میں موت کی سزا صرف دو جرائم (قتل نفس اور فساد فی الارض) پر دی جا سکتی ہے۔

23۔ دیت کا قانون وقتی اور عارضی تھا۔

24۔ قتل خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل ہو سکتی ہے۔

25۔ عورت اور مرد کی دیت برابر ہے۔

26۔ اب مرتد کی سزائے قتل باقی نہیں ہے۔

27۔ زانی کنوارا ہو یا شادی شدہ، دونوں کی سزا صرف 100 کوڑے ہیں۔

28۔ چور کا دایاں ہاتھ کاٹنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔

29۔ شراب نوشی پر کوئی شرعی سزا نہیں ہے۔

30۔ عورت کی گواہی حدود کے جرائم میں بھی معتبر ہے۔

31۔ صرف عہد نبوی ﷺ کے عرب کے مشرکین اور یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے وارث نہیں ہو سکتے۔

32۔ صرف بیٹیاں وارث ہوں تو اُن کے بچے ہوئے ترکے کا دو تہائی حصہ ملے گا۔

33۔ سور کی کھال اور چربی وغیرہ کی تجارت اور اُن کا استعمال ممنوع نہیں ہے۔

34۔ عورت کے لئے دوپٹہ پہننے کا شرعی حکم نہیں ہے۔

35۔ کھانے کی صرف چار چیزیں حرام ہیں۔ خون، مردار، خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ

کے نام کا ذبیحہ۔

36۔ کئی انبیاء کرام قتل ہوئے مگر کوئی رسول کبھی قتل نہیں ہوا۔

37۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

38۔ یاجوج ماجوج اور دجال سے مراد مغربی اقوام ہیں۔

39۔ جہاد وقتال کے بارے میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔

40۔ جہاد وقتال کرنے کا حکم اب باقی نہیں رہا اور اب متفرح کافروں سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا۔

41۔ عورت مردوں کی امامت کرا سکتی ہے۔

42۔ عورت نکاح خواں بن سکتی ہے۔

43۔ موسیقی جائز ہے۔

44۔ جاندار چیزوں کی تصاویر بنانا جائز ہے۔

45۔ مردوں کے لئے داڑھی رکھنا دین کی رو سے ضروری نہیں۔

46۔ ہندو مشرک نہیں ہے۔

47۔ مسلمان لڑکی کی شادی ہندو لڑکے سے جائز ہے۔

48۔ ہم جنس پرستی ایک فطری چیز ہے، اس لئے جائز ہے۔

49۔ اگر بغیر سود کے قرضہ نہ ملتا ہو تو سود پر قرضہ لے کر گھر بنانا جائز اور حلال ہے۔

50۔ قیامت کے قریب کوئی امام مہدی نہیں آئے گا۔

51۔ مسجد اقصیٰ پر مسلمانوں کا نہیں، یہودیوں کا حق ہے

متفقہ اسلامی عقائد و اعمال

1۔ قرآن مجید کی سات یا دس (سبعہ یا عشرہ) قرأتیں متواتر اور صحیح ہیں۔

2۔ میزان، قرآن کے ناموں میں سے کوئی نام نہیں ہے۔

3۔ قرآن مجید کی متشابہ آیات کا واضح اور قطعی مفہوم متعین نہیں کیا جا سکتا۔

4۔ سورۂ نصر مدنی ہے۔

5۔ اصحاب الاخدود کا واقعہ بعثت نبوی ﷺ سے بہت پہلے زمانہ کا ہے۔

6۔ سورۂ لہب میں ابولہب سے نبی ﷺ کا کافر چچا مراد ہے۔

7۔ اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل پر ایسے پرندے بھیجے جنہوں نے ان کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تھا۔

8۔ قرآن مجید سنت پر مقدم ہے۔

9۔ سنت حضرت محمد ﷺ سے شروع ہوتی ہے۔

10۔ سنتیں سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔

11۔ سنت کے ثبوت کے لئے اجماع شرط نہیں۔

12۔ حدیث سے بھی اسلامی عقائد اور اعمال ثابت ہوتے ہیں۔

13۔ رسول اللہ ﷺ نے حدیث کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کے لئے بہت اہتمام کیا تھا۔

14۔ امام ابن شہاب زہری علیہ الرحمہ فقیہ اور معتبر ہیں اور ان کی روایات قابل قبول ہیں۔

15۔ دین و شریعت کے مصادر و ماخذ قرآن، سنت، اجماع اور قیاس (اجتہاد) ہیں۔

16۔ معروف و منکر کا تعین وحی الٰہی سے ہوتا ہے۔

17۔ جو شخص بھی ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے، اُسے کافر قرار دیا جا سکتا ہے۔

18۔ امام کی غلطی پر عورتوں کے لئے بلند آواز میں "سبحان اللہ" کہنا جائز نہیں ہے۔

19۔ زکوٰۃ کا نصاب منصوص اور مقرر شدہ ہے۔

20۔ اسلامی ریاست کسی چیز یا شخص کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں کر سکتی۔

21۔ بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں۔

22۔ اسلامی شریعت میں موت کی سزا بہت سے جرائم پر دی جا سکتی ہے۔

23۔ دیت کا حکم اور قانون ہمیشہ کے لئے ہے۔

24۔ قتلِ خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل نہیں ہو سکتی۔

25۔ عورت کی دیت آدھی اور مرد کی مکمل ہے۔

26۔ اسلام میں مرتد کے لئے قتل کی سزا ہمیشہ کے لئے ہے۔

27۔ شادی شدہ زانی کی سزا از روئے سنت سنگساری ہے۔

28۔ چور کا دایاں ہاتھ کاٹنا صرف سنت سے ثابت ہے۔

29۔ شراب نوشی کی شرعی سزا ہے جو اجماع کی رو سے 80 کوڑے مقرر ہے۔

30۔ حدود کے جرائم میں عورت کی شہادت معتبر نہیں۔

31۔ کوئی کافر کسی مسلمان کا کبھی وارث نہیں ہو سکتا۔

32۔ میت کی اولاد میں صرف بیٹیاں ہی ہوں تو ان کو کل ترکے کا دو تہائی حصہ دیا جائیگا۔

33۔ سور نجس العین ہے لہذا اس کی کھال اور دوسرے اجزاء کا استعمال اور تجارت حرام ہے۔

34۔ عورت کے لئے دوپٹہ اور اوڑھنی پہننے کا حکم قرآن مجید کی سورہ نور کی 31 ویں

آیت سے ثابت ہے۔

35۔ کھانے کی اور بہت سی چیزیں بھی حرام ہیں جیسے کتے اور پالتو گدھے کا گوشت

36۔ ازروئے قرآن بہت سے نبیوں اور رسولوں کو قتل کیا گیا۔

37۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھا لئے گئے تھے۔ وہ قرب قیامت میں آ کر دجال کو قتل کریں گے۔

38۔ یہ قرب قیامت کی دو الگ الگ نشانیاں ہیں۔ دجال دائیں آنکھ سے کانا یہودی شخص ہوگا۔

39۔ جہاد و قتال ایک شرعی فریضہ ہے۔

40۔ کفار کے خلاف جہاد کا حکم ہمیشہ کے لئے ہے اور ذمیوں سے جذیہ لیا جاسکتا ہے۔

41۔ عورت مردوں کی امامت نہیں کر سکتی۔

42۔ عورت نکاح خواں نہیں بن سکتی۔

43۔ موسیقی ناجائز ہے (سرکار ﷺ نے فرمایا، میں آلات موسیقی کو مٹانے کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں)

44۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو، اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ جب تصویر رکھنا حرام ہے تو بنانا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

45۔ مردوں کا داڑھی رکھنا سنت ہے، داڑھی کا منڈوانا حرام ہے۔

46۔ ہندو مشرک ہیں۔

47۔ مسلمان لڑکی کی شادی ہندو لڑکے سے نہیں ہو سکتی۔

48۔ ہم جنس پرستی سخت گناہ ہے۔

49۔ سود لینا ہر حالت میں حرام ہے۔

50۔ احادیث میں یہ بات موجود ہے کہ قُرب قیامت میں امام مہدی رضی اللہ عنہ تشریف لائیں گے۔

51۔ مسجد اقصیٰ پر ہر دور میں حق اہلِ ایمان کا ہی رہا ہے۔

☆

اب آپ کے سامنے جاوید احمد غامدی کی کتابوں کے اصل عکس پیشِ خدمت ہیں جن کو پڑھ کر آپ خود یقین کر لیں گے کہ ہم کسی پر الزام نہیں لگا رہے ہیں بلکہ اصل شواہد پیش کر رہے ہیں

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

حدود و تعزیرات

تصنیف

جاوید احمد غامدی

المورد

۵۱ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور

جاوید غامدی کی شریعت: چور کا دایاں ہاتھ کاٹنا قرآن مجید سے ثابت ہے

——— حدود و تعزیرات ———

لہٰذا یہ انتہائی سزا ہے اور صرف اسی صورت میں دی جائے گی جب مجرم اپنے جرم کی نوعیت اور اپنے حالات کے لحاظ سے کسی رعایت کا مستحق نہ رہا ہو۔

۲۔ قطع ید کی یہ سزا 'جزاء بما کسبا نکالاً من اللّٰہ' ہے۔ لہٰذا مجرم کو دوسروں کے لیے عبرت بنا دینے میں عمل اور پاداش عمل کی مناسبت جس طرح یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے، اسی طرح یہ تقاضا بھی کرتی ہے کہ اس کا دایاں ہاتھ ہی کاٹا جائے۔ اس لیے کہ انسانوں میں آلۂ کسب کی حیثیت، اگر غور کیجیے تو اصلاً اسی کو حاصل ہے۔ پھر یہ بھی واضح ہے کہ لفظ 'ید' کے تعلق اطلاق کی بنا پر اسے ہمیشہ پہنچے ہی سے کاٹا جائے گا۔

۳۔ 'جزاء بما کسبا نکالاً من اللّٰہ'، یہ اس سزا کا مقصد ہے۔ استاذ امام امین احسن اصلاحی اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

"(اس) میں قطع ید کے دو سبب بیان ہوئے ہیں: ایک یہ کہ یہ مجرم کے جرم کی سزا ہے، دوسرا یہ کہ یہ 'نکال' ہے۔ 'نکال' کے معنی کسی کو ایسی سزا دینے کے ہیں جس سے دوسرے عبرت پکڑیں۔ ان دونوں کے درمیان حرف عطف کا نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ دونوں باتیں اس سزا میں بیک وقت مطلوب ہیں۔ یعنی یہ پاداش عمل بھی ہے اور دوسروں کے لیے سامان عبرت بھی۔ جو لوگ اس کے ان دونوں پہلوؤں پر بیک وقت نظر نہیں ڈالتے، وہ بسا اوقات اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ جرم کے اعتبار سے سزا زیادہ سخت ہے۔ حالانکہ اس سزا میں متعین اس جرم ہی کی سزا نہیں ہے جو مجرم سے واقع ہوا، بلکہ ان بہت سے جرائم کی روک تھام بھی اس میں شامل ہے جن کا وہ اپنے فعل سے محرک بن سکتا ہے، اگر اس کو ایسی سزا نہ دی جائے جو دوسروں کے حوصلے پست کر دے۔ جنس کی طرح مال کی بھوک بھی انسان کے اندر بڑی شدید ہے۔ اگر اس حرص کو ذرا ڈھیل مل جائے تو پھر اس کے نتائج کیا کچھ نکل سکتے ہیں، اس کا اندازہ کرنے کے لیے موجودہ زمانے کے حالات میں کافی سامان بصیرت موجود ہے، بشرطیکہ دیکھنے والی آنکھیں موجود ہوں۔ اس زمانے کے کسی متمدن سے متمدن ملک کے صرف ایک سال کے وہ ہولناک جرائم جمع کر لیے جائیں جو محض چوری کی وجہ سے پیش آئے تو وہ آنکھیں کھول

——— میزان ۳۷ ———

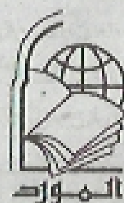
☆ جبکہ چور کا دایاں ہاتھ کاٹنا صرف سنت سے ثابت ہے

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

قانون عبادات

تصنیف

جاوید احمد غامدی



المورد

۵۱کے ماڈل ٹاؤن لاہور

جاوید غامدی نے اپنی جانب سے لکھا کہ سورج اور چاند گرہن کے موقع پر اللہ کی گرفت کا اندیشہ محسوس ہوا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی (معاذ اللہ)

درخواست کی تو آپ نماز پڑھ کر اس کے لیے دست بدعا ہوئے۔ سورج اور چاند گرہن کے موقع پر اللہ کی گرفت کا اندیشہ محسوس ہوا تو آپ نے نماز پڑھی۔ بدر و احزاب کے معرکوں میں مسلمان اپنے دشمنوں کے مقابلے میں صف آرا ہوئے تو آپ نے اسی کا سہارا لیا اور اسی کے ذریعے سے اپنے پروردگار کی مدد چاہی۔

چھٹی یہ کہ نماز دعوت حق کی پہچان ہے۔ قرآن نے بتایا ہے کہ اس کے نزدیک مصلحین وہی ہیں جو کتاب الٰہی کو اللہ تعالیٰ کے میثاق اور حق و باطل کے لیے میزان کی حیثیت سے پوری مضبوطی کے ساتھ تھامتے اور نماز کا اہتمام کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ، وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ، اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ. (الاعراف ۷: ۱۷۰)

"اور جو اللہ کی کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامے ہوئے ہیں اور جنھوں نے نماز قائم کر رکھی ہے، (وہی اصلاح کرنے والے ہیں) اور ان اصلاح کرنے والوں کا اجر ہم کبھی ضائع نہ کریں گے۔"

استاذ امام امین احسن اصلاحی نے اس کی وضاحت میں لکھا ہے:

"قرآن حکیم کا یہ بیان تجدید دین و اصلاح ملت کی تمام تحریکات اور تمام دعوتوں کے جانچنے کے لیے ایک کسوٹی فراہم کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ صرف وہ دعوت یا تحریک اصلاح ملت کی صحیح دعوت یا تحریک ہے جس کے مبدا و معاد، جس کی ابتدا و انتہا، جس کے عقیدہ و عمل، جس کے نصب العین اور پروگرام، دونوں میں نماز اور اقامت نماز کو وہی اولیت اور اہمیت حاصل ہو جو اللہ کے عہد اور اس کی اقامت کی جدوجہد میں فی الواقع از روے قرآن اس کو حاصل ہے۔ جس دعوت یا تحریک میں نماز کو یہ اولیت و اہمیت حاصل نہ ہو، وہ تجدید دین اور اصلاح ملت کے نقطۂ نظر سے ایک بے برکت، بلکہ لا حاصل کام ہے، کیونکہ وہ جڑ کی اس ہڈی سے بھی محروم ہے جس پر تجدید دین کی دعوت کا قالب کھڑا ہوتا ہے اور اس روح سے بھی محروم ہے جس سے اس قالب کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔" (تدبر قرآن ۳/ ۴۰۲)

☆ یہ جاوید غامدی نے اپنی طرف سے لکھا ہے اس کا صحیح روایات سے کوئی تعلق نہیں

جاوید احمد غامدی کے نزدیک نیند اور بے ہوشی سے وضو نہیں ٹوٹتا لیکن احتیاطاً وضو کر لیا جائے

—— قانون عبادات ——

ہے تو ناک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں؛ اور جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ پلکوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں؛ اور جب دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں؛ اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں؛ اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ ان کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ فرمایا: پھر اس کا مسجد جانا اور نماز پڑھنا اس پر مزید ہوتا ہے[۵۹]۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے لوگ بلائے جائیں گے تو وضو کے اثر سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے۔ سو جس کا جی چاہے، وہ اپنی یہ روشنی بڑھائے[۶۰]۔

وضو اگر ایک مرتبہ کر لیا جائے تو اس وقت تک قائم رہتا ہے، جب تک کوئی ناقض حالت آدمی کو پیش نہ آ جائے۔ چنانچہ وضو کی یہ ہدایت اس حالت کے لیے ہے، جب وضو باقی نہ رہا ہو۔ الا یہ کہ کوئی شخص نشاط خاطر کے لیے تازہ وضو کر لے۔ اس صورت میں یہ شریعت کا مطالبہ نہیں، بلکہ محض فضیلت کی چیز ہے۔

وضو کے نواقض درج ذیل ہیں:

۱۔ پیشاب کرنا۔

۲۔ پاخانہ کرنا۔

۳۔ ریح کا خارج ہونا، خواہ آواز سے ہو یا آہستہ۔

۴۔ مذی یا ودی کا خارج ہونا۔

یہ چیزیں کسی بیماری کی وجہ سے نہ ہوں تو ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ نیند اور بے ہوشی بھی اگر

[۵۹] الموطا، رقم ۶۰۔ اس سے، ظاہر ہے کہ وہ گناہ مراد نہیں ہیں جو حقوق العباد سے متعلق ہیں یا جن کے لیے توبہ اور تلافی کر لینا یا کفارہ ادا کرنا ضروری ہے۔

[۶۰] بخاری، رقم ۱۳۶۔

جاوید احمد غامدی کے نزدیک نیند اور بے ہوشی سے وضو نہیں ٹوٹتا لیکن احتیاطاً وضو کر لیا جائے

—— قانون عبادات ——

خود ناقضِ وضو نہیں ہے، لیکن اس میں چونکہ آدمی اپنے وضو پر متنبہ نہیں رہتا، اس لیے احتیاط کا تقاضا ہے کہ اس کے بعد بھی وضو لازماً کر لیا جائے۔

سفر، مرض یا پانی کی نایابی کی صورت میں وضو اور غسل، دونوں مشکل ہو جائیں تو نساء اور مائدہ کی جو آیات اوپر نقل ہوئی ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ آدمی تیمم کر سکتا ہے۔ اس کا طریقہ بھی آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ کوئی پاک جگہ دیکھ کر اس سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیا جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ آپ نے اس کے لیے دونوں ہاتھ مٹی پر مارے، پھر ان پر پھونک مار کر الٹے ہاتھ سے سیدھے ہاتھ پر اور سیدھے ہاتھ سے الٹے ہاتھ پر مسح کیا، پھر دونوں ہاتھوں سے چہرے پر مسح کر لیا۔[53] قرآن نے صراحت کی ہے کہ تیمم ہر قسم کی نجاست میں کفایت کرتا ہے۔ وضو کے نواقض میں سے کوئی چیز پیش آئے تو اس کے بعد بھی کیا جا سکتا ہے اور مباشرت کے بعد غسل جنابت کی جگہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح یہ صراحت بھی کی ہے کہ مرض اور سفر کی حالت میں پانی موجود ہوتے ہوئے بھی آدمی تیمم کر سکتا ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

"مرض میں وضو یا غسل سے ضرر کا اندیشہ ہوتا ہے، اس وجہ سے یہ رعایت ہوئی ہے۔ اسی طرح سفر میں مختلف حالتیں ایسی پیش آ سکتی ہیں کہ آدمی کو تیمم ہی پر قناعت کرنی پڑے۔ مثلاً، پانی نایاب تو نہ ہو، لیکن کمیاب ہو، اندیشہ ہو کہ اگر غسل وغیرہ کے کام میں لایا گیا تو پینے کے لیے پانی تھڑ جائے گا یا ڈر ہو کہ نہانے کے اہتمام میں لگے تو قافلے کے ساتھیوں سے بچھڑ جائیں گے یا ریل اور جہاز کا ایسا سفر ہو کہ غسل کرنا شدید زحمت کا باعث ہو۔" (تدبر قرآن ۲/ ۳۰۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کے اسی حکم پر قیاس کرتے ہوئے موزوں اور عمامے پر مسح کیا[54] اور لوگوں کو اجازت دی ہے کہ اگر موزے وضو کر کے پہنے ہوں تو ان کے مقیم ایک شب و روز اور مسافر تین شب و روز کے لیے موزے اتار کر پاؤں دھونے کے بجائے ان پر مسح کر سکتے ہیں۔[55]

۵۳؎ بخاری، رقم ۳۳۱، ۳۳۰۔ ابو داؤد، رقم ۳۲۱۔

۵۴؎ بخاری، رقم ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۲۔ مسلم، رقم ۲۷۴، ۲۷۵۔

۵۵؎ مسلم، رقم ۲۷۶۔

—— میزان ۳۱ ——

جاوید احمد غامدی کے نزدیک صرف فرضوں کی پکڑ ہے واجب (وتر) اور سنت مؤکدہ کے چھوڑنے پر کوئی پکڑ نہیں

——— قانون عبادات ———

عشاء کا وقت ایک احتساب کا وقت ہے۔ رات کی تاریکی بڑھ کر حرکت و عمل کے آخری آثار کو بھی ختم کر دیتی ہے۔ آدمی ہر چیز سے کنارہ کش ہو کر سکون اور آرام کا طالب ہوتا ہے تاکہ آنے والی منزل کے سفر کے لیے تازہ دم ہو سکے۔ یہ وقت اس بات کے لیے نہایت موزوں ہوتا ہے کہ آدمی بستر پر جانے سے پہلے ایک مرتبہ اپنے رب کے حضور میں حاضری دے لے۔ ممکن ہے یہ فرصت، آخری فرصت ہی ہو اور آج کے سونے کے بعد اس کو جاگنا نصیب نہ ہو۔"

(تزکیہ نفس ۲۳۳)

نماز کی رکعتیں

نماز کے لیے جو رکعتیں شریعت میں مقرر کی گئی ہیں، وہ یہ ہیں:

فجر: ۲ رکعت

ظہر: ۴ رکعت

عصر: ۴ رکعت

مغرب: ۳ رکعت

عشاء: ۴ رکعت

نماز کی فرض رکعتیں یہی ہیں جن کے چھوڑنے پر قیامت میں مواخذہ ہوگا۔ چنانچہ ان صورتوں کے سوا جن میں قصر کی اجازت دی گئی ہے، یہ لازماً پڑھی جائیں گی۔ ان کے علاوہ باقی سب نمازیں نفل ہیں جن کا پڑھنا باعث اجر ہے، لیکن ان کے چھوڑ دینے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی مواخذے کا اندیشہ نہیں ہے۔

نماز میں رعایت

نماز کا وقت کسی خطرے کی حالت میں آ جائے تو اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ پیدل چلتے ہوئے یا سواری پر، جس طرح ممکن ہو، نماز پڑھ لی جائے۔ اس میں، ظاہر ہے کہ جماعت کا اہتمام

جاوید احمد غامدی کی شریعت:

نماز ہر نیک و بد مسلمان کے پیچھے پڑھی جائے گی

رَسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔[217]

امام

نماز ہر نیک و بد مسلمان کے پیچھے پڑھی جائے گی۔ تاہم اس کی امامت کے لیے کسی کا انتخاب پیش نظر ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ یہ ذمہ داری اس شخص کو دی جائے جو لوگوں میں زیادہ قرآن پڑھنے والا ہو۔ پھر اگر وہ قرآن پڑھنے میں برابر ہوں تو جو ان میں سنت کا زیادہ جاننے والا ہو، اگر سنت کے جاننے میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اور اگر اس میں بھی برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو۔ نیز فرمایا کہ کوئی شخص کسی کے دائرۂ اختیار میں امامت نہ کرے، بلکہ جس کے ہاں جائے اس کی امامت میں نماز پڑھے۔[218]

آپ کا ارشاد ہے کہ امام کو ہلکی نماز پڑھانی چاہیے۔ اس لیے کہ اس کے پیچھے بیمار بھی ہو سکتے ہیں، کمزور بھی اور بوڑھے بھی۔[219] انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کامل، مگر ہلکی نماز پڑھاتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ کا معاملہ تو یہ تھا کہ کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس کی ماں کی تشویش کے خیال سے نماز مزید ہلکی کر دیتے تھے۔[220]

امام کو نماز کی صفیں خاص اہتمام کے ساتھ سیدھی کرانی چاہییں۔ نعمان بن بشیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں اس طرح سیدھی کراتے تھے، گویا ان سے تیر سیدھے کر رہے ہوں۔[221]

---

۲۱۷ ابوداؤد، رقم ۵۰۲۔

۲۱۸ مسلم، رقم ۶۷۳۔

۲۱۹ بخاری، ۶۷۱۔

۲۲۰ بخاری، رقم ۶۷۶۔

۲۲۱ مسلم، رقم ۴۳۶۔

جاوید غامدی نے لکھا کہ زکوٰۃ کے مصارف پر تملیک ذاتی کی جو شرط فقہاء نے عائد کی ہے، اس کیلئے کوئی ماخذ قرآن وسنت میں موجود نہیں ہے

قانون عبادات

ریاست زکوٰۃ لے گی تو اس کے دینے والے بھی ہوں گے اور وصول کرنے والے بھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ دینے والے اپنے اوپر زیادتی کے باوجود ان لوگوں کو راضی کرنے کی کوشش کریں جو ان کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے آئیں[236] اور وصول کرنے والے خیانت نہ کریں[237]، زکوٰۃ دینے والوں کو اپنے پاس بلانے کے بجائے ان کی جگہ پر پہنچ کر ان سے زکوٰۃ وصول کریں[238]، زکوٰۃ میں ان کا بہترین مال سمیٹ لینے کی کوشش نہ کریں اور مظلوم کی بددعا سے بچیں، اس لیے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا[239]۔

زکوٰۃ کا قانون یہی ہے۔ تاہم اس معاملے میں عام غلط فہمیوں کے باعث یہ چند باتیں مزید واضح رہنی چاہییں:

ایک یہ کہ زکوٰۃ کے مصارف پر تملیک ذاتی کی جو شرط ہمارے فقہا نے عائد کی ہے، اس کے لیے کوئی ماخذ قرآن وسنت میں موجود نہیں ہے۔ اس وجہ سے زکوٰۃ جس طرح فرد کے ہاتھ میں دی جا سکتی ہے، اسی طرح اس کی بہبود کے کاموں میں بھی خرچ کی جا سکتی ہے[240]۔

دوسری یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے اور اپنے خاندان کے لوگوں کے لیے زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ لینے کی ممانعت فرمائی تو اس کی وجہ ہمارے نزدیک یہ تھی کہ اموال میں سے ایک حصہ آپ کی اور آپ کے اعزہ و اقربا کی ضرورتوں کے لیے مقرر کر دیا گیا تھا[241]۔ یہ حصہ بعد میں بھی ایک عرصے تک باقی رہا۔ لیکن اس طرح کا کوئی اہتمام، ظاہر ہے کہ ہمیشہ کے لیے نہ

---

۲۳۶ مسلم، رقم ۹۸۹۔ ابوداؤد، رقم ۱۵۸۹۔

۲۳۷ مسلم، رقم ۱۸۳۳۔

۲۳۸ ابوداؤد، رقم ۱۵۹۱۔

۲۳۹ مسلم، رقم ۱۹۔

۲۴۰ اس موضوع پر مفصل بحث کے لیے ملاحظہ ہو: استاذ امام امین احسن اصلاحی کی کتاب "توضیحات" میں ان کا مضمون "مسئلۂ تملیک"۔

۲۴۱ مسلم، رقم ۱۰۶۹، ۱۰۷۲۔

جاوید غامدی کے نزدیک بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے اور ریاست اگر چاہے تو حالات کی رعایت سے کسی کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے

—— قانون عبادات ——

ہو سکتا ہے اور ایسا کرنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا بنی ہاشم کے فقرا و مساکین کی ضرورتیں بھی زکوٰۃ کے اموال سے اب بغیر کسی تردد کے پوری کی جا سکتی ہیں۔

تیسری یہ کہ ریاست اگر چاہے تو حالات کی رعایت سے کسی چیز کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی اور جن چیزوں سے زکوٰۃ وصول کرے، ان کے لیے عام دستور کے مطابق کوئی نصاب بھی مقرر کر سکتی ہے۔ روایتوں میں بیان ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مقصد سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ نہیں لی اور مال، مواشی اور زرعی پیداوار میں اس کا نصاب مقرر فرمایا۔ یہ نصاب درج ذیل ہے:

مال میں ۵ اوقیہ / ۶۳۲ گرام چاندی

پیداوار میں ۵ وسق / ۶۵۳ کلوگرام کھجور

مواشی میں ۵ اونٹ، ۳۰ گائیں اور ۴۰ بکریاں۔

آپ کا ارشاد ہے: 'قد عفوت عن الخیل والرقیق'[۳۴۲] (میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے)۔ اسی طرح فرمایا ہے:

لیس فیما دون خمسۃ اوسق من التمر صدقۃ، ولیس فیما دون خمس اواق من الورق صدقۃ، ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقۃ۔
(الموطا، رقم ۵۷۸)

"۵ وسق سے کم کھجور میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے، ۵ اوقیہ سے کم چاندی میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے اور ۵ سے کم اونٹوں میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔"

چوتھی یہ کہ جو کچھ صنعتیں اس زمانے میں وجود میں لاتیں اور اہل فن اپنے فن کے ذریعے سے پیدا کرتے اور جو کچھ کرایے، فیس اور معاوضۂ خدمات کی صورت میں حاصل ہوتا ہے، وہ بھی اگر مال و حشم کی رعایت ملحوظ رہے تو پیداوار ہی ہے۔ اس وجہ سے اس کا الحاق اموال تجارت کے بجائے

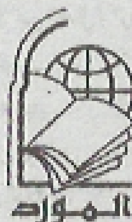
۳۴۲ ابوداؤد، رقم ۱۵۷۴۔

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

خورونوش

مصنف

جاوید احمد غامدی



المورد

۵۱۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور

جاوید احمد غامدی کی شریعت:
معروف اور منکر کا تعین انسانی فطرت کرتی ہے

—— خور و نوش ——

حلال ہیں)۔ اس سے یہ بات آپ سے آپ واضح ہوئی کہ خباثت ہر حال میں ممنوع ہیں۔ یہود و نصاریٰ نے اس معاملے میں افراط و تفریط کا جو رویہ اختیار کیا، اس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر انھیں ایمان کی دعوت دیتے ہوئے بھی حقیقت اس طرح بیان فرمائی ہے:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ. (الاعراف ۷: ۱۵۷)

"(یہ پیغمبر) ان کے لیے طیبات کو حلال اور خبائث کو حرام ٹھیراتا ہے اور ان کے وہ بوجھ اتارتا اور بندشیں توڑتا ہے جو اب تک ان پر رہی ہیں۔"

ان طیبات و خبائث کی کوئی جامع و مانع فہرست شریعت میں کبھی پیش نہیں کی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی فطرت اس معاملے میں بالعموم اس کی صحیح رہنمائی کرتی ہے اور وہ بغیر کسی تردد کے فیصلہ کر لیتا ہے کہ کیا چیز طیب اور کیا خبیث ہے۔ وہ ہمیشہ سے جانتا ہے کہ شیر، چیتے، ہاتھی، چیل، کوے، گدھ، عقاب، سانپ، بچھو اور خود انسان کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے۔ اسے معلوم ہے کہ گھوڑے اور گدھے دستر خوان کی لذت کے لیے نہیں، سواری کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ ان جانوروں کے بول و براز کی نجاست سے بھی وہ پوری طرح واقف ہے۔ نشہ آور چیزوں کی خباثت کو سمجھنے میں بھی اس کی عقل عام طور پر صحیح نتیجے پر پہنچتی ہے۔ چنانچہ خدا کی شریعت نے اس معاملے میں انسان کو اصلاً اس کی فطرت ہی کی رہنمائی پر چھوڑ دیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچلی والے درندوں، چنگال والے پرندوں[۲]، جلالہ[۳] اور پالتو گدھے[۴] وغیرہ کا گوشت کھانے کی جو ممانعت روایت ہوئی ہے، وہ اسی فطرت کا بیان ہے۔ شراب کی ممانعت سے متعلق قرآن کا حکم بھی اسی قبیل سے ہے۔ لوگوں نے جب زمانۂ نزول قرآن میں اس سے متعلق بعض فوائد کے پیش نظر اس

۲ مسلم، رقم ۱۹۳۳۔

۳ نسائی، رقم ۴۴۴۸۔ اس سے مراد وہ جانور ہے جو گندگی کھانے کی عادت کے باعث بدبودار ہو گیا ہو۔

۴ بخاری، رقم ۳۹۸۱۔

—— میزان ۸ ——

☆ جبکہ معروف و منکر کا تعین وحی الٰہی سے ہوتا ہے

جاوید احمد غامدی کی شریعت:
حرام جانوروں کی تجارت اوران کا استعمال ممنوع نہیں ہے

—— خورونوش ——

ہے۔ دوسری غذا اس سے نہ صرف زندگی، بلکہ صحت بھی نہایت اعلیٰ معیار پر قائم رکھی جا سکتی ہے۔ 'غیر متجانف لاثم' کی قید اس حقیقت کو ظاہر کر رہی ہے کہ رخصت بہر حال رخصت ہے اور حرام بہر شکل حرام ہے۔ نہ کوئی حرام چیز شیر مادر بن سکتی، نہ رخصت کوئی ابدی پروانہ ہے۔ اس وجہ سے یہ بات کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ رخصت اضطرار کی حد سے آگے بڑھے۔ اگر اس پابندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے کوئی شخص کسی حرام سے اپنی زندگی بچائے گا تو اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اگر اس اجازت سے فائدہ اٹھا کر اپنے حظ نفس کی راہیں کھولے گا تو اس کی ذمہ داری خود اس پر ہے۔ یہ اجازت اس کے لیے قیامت کے دن عذر خواہ نہیں بنے گی۔" (تدبر قرآن ۱/۴۲۵)

یہ سب چیزیں، جس طرح کہ قرآن کی ان آیات سے واضح ہے، صرف خورد و نوش کے لیے حرام ہیں۔ رہے ان کے دوسرے استعمالات تو وہ بالکل جائز ہیں۔ کسی صاحب ایمان کو اس معاملے میں ہرگز کوئی تردد نہیں ہونا چاہیے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے مطابق یہ بات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر صراحت کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔

قال: تصدق على مولاة لميمونة بشاة فماتت، فمر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: هلا أخذتم إهابها فدبغتموه فانتفعتم به؟ فقالوا: إنها ميتة، فقال: إنما حرم أكلها. (مسلم، رقم ۳۶۳)

"سیدہ میمونہ کی ایک لونڈی کو بکری صدقے میں دی گئی تھی۔ وہ مر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کیوں نہیں اتاری کہ دباغت کے بعد اس سے فائدہ اٹھاتے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ تو مردہ ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا صرف کھانا ہی حرام ہے۔"

—— میزان ۳۰ ——

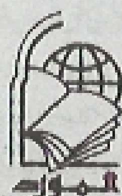
☆ حرام جانوروں میں خنزیر بھی ہے، خنزیر نجس العین ہے لہٰذا اس کی کھال اور دوسرے اجزاء کا استعمال اور تجارت ناجائز ہے۔

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

اصول و مبادی

تصنیف

جاوید احمد غامدی



المورد

۵۱ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور

جاوید غامدی کے نزدیک قرآن مجید کی صرف ایک ہی قرأت درست ہے، باقی سب قرأتیں عجم کا فتنہ ہیں

رأيه وعلمه بثلاثة انواع ينقض بعضها بعضاً، ولا يشعر بالذي مضى من رأيه في ذلك. فهذا الذي يدعوني الى ترك ما انكرت تركي اياه.

(اعلام الموقعین، ابن قیم ۲/۸۴-۸۵)

ایک ہی چیز کے متعلق ان کا جواب تین طرح کا ہوا کرتا تھا جن میں سے ہر ایک دوسرے کا نقیض ہوتا اور انھیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا تھا کہ وہ اس سے پہلے کیا کہہ چکے ہیں۔ میں نے ایسی ہی چیز اس کی وجہ سے انھیں چھوڑا تھا، جسے تم نے پسند نہیں کیا۔"

یہ ان روایتوں کی حقیقت ہے۔ لہٰذا یہ بالکل قطعی ہے کہ قرآن کی ایک ہی قرأت ہے جو ہمارے مصاحف میں ثبت ہے۔ اس کے علاوہ اس کی جو قرأتیں تفسیروں میں لکھی ہوئی ہیں یا مدرسوں میں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں یا بعض علاقوں میں لوگوں نے اختیار کر رکھی ہیں، وہ سب اسی فتنۂ عجم کے باقیات ہیں جس کے اثرات سے ہمارے علوم کا کوئی شعبہ، افسوس ہے کہ محفوظ نہیں رہ سکا۔

ان کی ابتدا ہو سکتا ہے کہ عرضۂ اخیرہ سے پہلے کی قرأت پر بعض لوگوں کے اصرار اور اس میں راویوں کے سہو و نسیان ہی سے ہوئی ہو، لیکن بعد میں انھی محرکات کے تحت جو وضع حدیث کا باعث ہوئے، ان قرأتوں کے فروغ کا یہ عالم ہوا کہ بنو امیہ کی حکومت کے اختتام تک یہ دسیوں کی تعداد میں منظر عام پر آ چکی تھیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابو عبید قاسم بن سلام نے، جن کی وفات ۲۲۴ھ میں ہوئی، ان میں سے پچیس کا انتخاب اپنی کتاب میں کیا تھا۔ اس وقت جو سات قرأتیں مشہور ہیں، یہ ابو بکر بن مجاہد نے تیسری صدی کے آخر میں کسی وقت منتخب کی تھیں۔ لہٰذا یہ بات عام طور پر مانی جاتی ہے کہ ان کی کوئی مقدار متعین نہیں کی جا سکتی، بلکہ ہر وہ قرأت قرآن ہے جس کی سند صحیح ہو اور جو مصاحف عثمانی سے احتمالاً ہی سہی، موافقت رکھتی ہو اور کسی نہ کسی پہلو سے عربیت کے مطابق قرار دی جا سکے۔ ان میں سے بعض کو لوگ متواتر کہتے ہیں، دراں حالیکہ ان کی جو سندیں کتابوں میں موجود ہیں، انھیں دیکھنے کے بعد اس بات میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ یہ محض آحاد ہیں جن میں

☆ قرآن مجید کی سات (سبعہ) قرائتیں حدیث شریف سے ثابت ہیں۔

حدیث شریف: عبدالرحمن بن عبدالقاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سنا کہ حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ سورۂ فرقان اور ہی طریقے سے پڑھ رہے تھے۔ اس کے علاوہ جیسے مجھے رسول پاک ﷺ نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان پر ٹوٹ پڑتا، لیکن میں نے انہیں مہلت دی یہاں تک کہ وہ فارغ ہوگئے۔ پھر میں نے اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور لے کر رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے انہیں سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ اس طریقے کے علاوہ جیسے مجھے پڑھائی گئی۔ پس رسول پاک ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پڑھو۔ پس انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ چنانچہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو میں نے پڑھی تو فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر فرمایا کہ اس قرآن مجید کو سات قرائتوں میں نازل کیا گیا ہے۔ پس اسے پڑھو جس طرح کسی کے لئے آسان ہو

(ابوداؤد، جلد اول، باب انزل القرآن علی سبعۃ احرف، حدیث 1461، ص 545، مطبوعہ فرید بک لاہور)

☆ جاوید احمد غامدی نے حدیث شریف کا بھی انکار کیا اور باقی سب قرائتوں کو عجم کا فتنہ قرار دیا (معاذ اللہ)

جاوید احمد غامدی نے آزر بت پرست کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد قرار دیا

اصول و مبادی

پہلا اصول

پہلا اصول یہ ہے کہ سنت صرف وہی چیز ہو سکتی ہے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے دین ہو۔ قرآن اس معاملے میں بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اس کا دین پہنچانے ہی کے لیے مبعوث ہوتے تھے۔ ان کے علم و عمل کا دائرہ یہی تھا۔ اس کے علاوہ اصلاً کسی چیز سے انھیں کوئی دل چسپی نہ تھی۔ اس میں شبہ نہیں کہ اپنی حیثیت نبوی کے ساتھ وہ ابراہیم بن آزر بھی تھے، موسیٰ بن عمران اور عیسیٰ بن مریم بھی تھے اور محمد بن عبد اللہ بھی، لیکن اپنی اس حیثیت میں انھوں نے لوگوں سے کبھی کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ ان کے تمام مطالبات صرف اس حیثیت سے تھے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں اور نبی کی حیثیت سے جو چیز انھیں دی گئی ہے، وہ دین اور صرف دین ہے جسے لوگوں تک پہنچا دینا ہی ان کی اصل ذمہ داری ہے:

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ. (الشوریٰ ۴۲: ۱۳)

”اس نے تمھارے لیے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح کو دیا اور جس کی وحی (اے پیغمبر)، اب ہم نے تمھاری طرف کی ہے اور جس کی ہدایت ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو فرمائی، اس تاکید کے ساتھ کہ (اپنی زندگی میں) اس دین کو قائم رکھو اور اس میں تفرقہ پیدا نہ کرو۔“

چنانچہ یہ معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ میں تیر، تلوار اور اسی طرح کے دوسرے اسلحہ استعمال کیے ہیں، اونٹوں پر سفر کیا ہے، مسجد بنائی ہے تو اس کی چھت کھجور کے تنوں سے پاٹ دی ہے، اپنے تمدن کے لحاظ سے بعض کھانے کھائے ہیں اور ان میں سے کسی کو پسند اور کسی کو ناپسند کیا ہے، ایک خاص وضع قطع کا لباس پہنا ہے جو عرب میں اس وقت پہنا جاتا تھا اور جس کے انتخاب میں آپ کے شخصی ذوق کو بھی دخل تھا، لیکن ان میں سے کوئی چیز بھی سنت نہیں ہے اور نہ کوئی

☆یادرہے کہ آزر بت پرست حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد نہ تھا بلکہ چچا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ''تارخ'' تھا۔

1: دلیل: امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ ''فتح الباری'' میں کتاب الانبیاء باب واتخذ و اللہ ابراھیم خلیلا کے تحت فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ''تارخ'' تھا بحالہ منجمہ ہے اور جمہور نسابین کے نزدیک اس میں اختلاف نہیں اور یہی صحیح ہے (فتح الباری، جلد ششم، ص 388)

2: دلیل: ''تفسیر حقانی'' میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نسب یوں بیان کیا گیا ہے:

''ابراھیم بن تارخ بن ناخور ابن ساروع ابن تالغ ابن عابر ابن شالح ابن ارفحشد ابن سام بن نوح'' (تفسیر حقانی)

3: دلیل: قاموس جو کہ عربی لغت کی مشہور کتاب کا نام ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے (قاموس)

4: دلیل: امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ''مسالک الحنفاء'' میں لکھا ہے کہ چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول تھا، بالخصوص عرب ممالک میں چچا کو (اب، باپ) بھی کہا جاتا ہے۔

جاوید غامدی کی شریعت: ممانعت صرف ان تصویروں کی ہے جو پرستش کے لئے بنائی گئی ہوں، ہر تصویر ناجائز نہیں ہے

——— اصول و مبادی ———

سب چیزیں اگر ملحوظ نہ رکھی جائیں تو نہایت واضح باتیں بھی بسا اوقات لاینحل معما بن جاتی ہیں۔ فہم حدیث میں اس اصول کی اہمیت غیر معمولی ہے۔ 'الائمة من قریش'[۹۰] مشہور روایت ہے۔ اس حدیث کے ظاہر الفاظ سے ہمارے علما اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے کہ مسلمانوں کے حکمران صرف قریش میں سے ہوں گے۔ دراں حالیکہ یہ بات مان لی جائے تو اسلام اور یہودیت میں کم سے کم سیاسی نظام کی حد تک کوئی فرق باقی نہیں رہ جاتا۔ اس مغالطے کی وجہ محض یہ ہوئی کہ ایک بات جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے فوراً بعد کی سیاسی صورت حال کے لحاظ سے کہی گئی تھی، اسے دین کا مستقل حکم سمجھ لیا گیا۔ حدیث کے ذخیرے میں اس طرح کی روایتیں بہت ہیں اور ان کے موضوعات بھی نہایت اہم ہیں۔ ان کا منشا سمجھنے میں اس اصول کی رعایت ناگزیر ہے۔

احادیث باب پر نظر

چوتھی چیز یہ ہے کہ کسی حدیث کا مدعا متعین کرتے وقت اس باب کی تمام روایات پیش نظر رکھی جائیں۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ آدمی حدیث کا ایک مفہوم سمجھتا ہے، لیکن اسی باب کی تمام روایتوں کا مطالعہ کیا جائے تو وہ مفہوم بالکل دوسری صورت میں نمایاں ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک مثال تصویر سے متعلق روایتیں ہیں۔ ان میں سے بعض کو دیکھیے تو بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کی تصاویر ممنوع قرار دی گئی ہیں، لیکن تمام روایتیں جمع کیجیے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ممانعت کا حکم صرف ان تصویروں کے بارے میں ہے جو پرستش کے لیے بنائی گئی ہوں۔ حدیث کے ذخیرے سے اس طرح کی بیسیوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں، لہٰذا یہ ضروری ہے کہ کسی حدیث کے مفہوم میں تردد ہو تو احادیث باب کو جمع کیے بغیر اس کے بارے میں کوئی حتمی رائے قائم نہ کی جائے۔

عقل و نقل

پانچویں چیز یہ ہے کہ حدیث کے سمجھنے میں یہ بات ملحوظ رکھی جائے کہ عقل و نقل میں ہرگز کوئی

۹۰؎ احمد بن حنبل، رقم ۱۲۳۲۹۔

تصویر کی ممانعت احادیث کی روشنی میں

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے گھر میں تصویر رکھنے اور اس کے بنانے سے منع فرمایا (ترمذی جلد اول، ابواب لباس، حدیث 1803، ص 842، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور)

حدیث شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا جس نے تصویر بنائی، اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں مبتلا کرے گا یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونک دے۔ حالانکہ وہ اس میں روح نہ پھونک سکے گا اور جو آدمی ان لوگوں کو بات سننے کیسے کان لگا رکھے جو اس سے بھاگتے ہوں، قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا (ترمذی جلد اول، ابواب لباس حدیث 1805، ص 842، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور)

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

حدود و تعزیرات

تصنیف

جاوید احمد غامدی

المورد
۵۱ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

جاوید غامدی کی شریعت: عورت اور مرد کی دیت برابر ہے اور قتل خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل ہو سکتی ہے

دلالت کرتے ہیں، وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ مخاطب کے عرف میں جس چیز کا نام دیت ہے، وہ مقتول کے ورثہ کے سپرد کر دی جائے۔ سورۂ بقرہ میں قرآن مجید نے جہاں قتل عمد کی دیت کا حکم بیان کیا ہے، وہاں بھی یہ بات لفظ 'معروف' کی صراحت کے ساتھ بیان فرمائی ہے:

فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ. (۲:۱۷۸)

"پھر جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ رعایت کی گئی تو معروف کے مطابق اس کی پیروی کی جائے اور جو کچھ بھی خوں بہا ہو، وہ خوبی کے ساتھ ادا کر دیا جائے۔"

نساء اور بقرہ کی ان آیات سے واضح ہے کہ خطا اور عمد، دونوں میں قرآن کا حکم یہی ہے کہ دیت معاشرے کے دستور اور رواج کے مطابق ادا کی جائے۔ قرآن نے خود دیت کی کسی خاص مقدار کا تعین کیا ہے، نہ عورت اور مرد، غلام اور آزاد، مسلم اور غیر مسلم کی دیتوں میں کسی فرق کی پابندی ہمارے لیے لازم ٹھیرائی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کے فیصلے اپنے زمانے میں عرب کے دستور کے مطابق کیے۔ فقہ و حدیث کی کتابوں میں دیت کی جو مقداریں بیان ہوئی ہیں، وہ اسی دستور کے مطابق ہیں۔ عرب کا یہ دستور اہل عرب کے تمدنی حالات اور تہذیبی روایات پر مبنی تھا۔ زمانے کی گردش نے کتاب تاریخ میں چودہ صدیوں کے ورق الٹ دیے ہیں۔ تمدنی حالات اور تہذیبی روایات، ان سب میں زمین و آسمان کا تغیر واقع ہو گیا ہے۔ اب ہم دیت میں اونٹ دے سکتے ہیں، نہ اونٹوں کے لحاظ سے اس دور میں دیت کا تعین کوئی دانش مندی ہے۔ عاقلہ کی نوعیت بالکل بدل گئی ہے اور قتل خطا کی وہ صورتیں وجود میں آ گئی ہیں جن کا تصور بھی اس زمانے میں ممکن نہیں تھا۔ قرآن مجید کی ہدایت ہر دور اور ہر معاشرے کے لیے ہے، چنانچہ اس نے اس معاملے میں معروف کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ قرآن کے اس حکم کے مطابق ہر معاشرہ اپنے ہی معروف کا پابند ہے۔ ہمارے معاشرے میں دیت کا کوئی قانون چونکہ پہلے سے موجود نہیں ہے، اس وجہ سے ہمارے ارباب حل و عقد کو اختیار ہے کہ چاہیں تو عرب کے اس دستور کو برقرار رکھیں

☆ جبکہ اسلام میں عورت کی دیت آدھی اور مرد کی مکمل ہے اور قتل خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل نہیں ہو سکتی۔

☆ امام بخاری علیہ الرحمہ کے ایک ہم عصر محدث حضرت محمد بن نصر مروزی علیہ الرحمہ (متوفی 294ھ) کی کتاب "السنۃ" میں ایک روایت نقل ہے کہ ہم سے اسحٰق نے روایت کیا۔ انہوں نے ابو اسامہ سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے دیات کے بارے میں ایک کتاب لکھی جس میں یہ تحریر تھا کہ رسول پاک ﷺ کے عہد میں مسلمان مرد کی دیت سو اونٹ تھے۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (اپنے زمانے میں) شہریوں کے لئے اس مقدار کے متبادل پانچ سو دینار یا چھ ہزار درہم دیت مقرر کی۔

واضح رہے جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے اس کتاب میں امام صاحب نے صرف وہ حدیثیں شامل کی ہیں، جن کو "سنت ثابتہ" کا درجہ حاصل ہے۔ لہٰذا عورت کی دیت کے مسئلے میں رسول پاک ﷺ کی سنت یہ ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے۔

جاوید غامدی کی شریعت: عورت اور مرد کی دیت برابر ہے اور قتل خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل ہو سکتی ہے

——— حدود و تعزیرات ———

اور چاہیں تو اس کی کوئی دوسری صورت تجویز کریں۔ بہرحال، وہ جو صورت بھی اختیار کریں گے،
معاشرہ اسے قبول کر لیتا ہے تو ہمارے لیے وہی معروف قرار پائے گی۔ پھر معروف پر مبنی قوانین
کے بارے میں یہ بات بھی بالکل بدیہی ہے کہ حالات اور زمانہ کی تبدیلی سے ان میں تغیر کیا جا سکتا
ہے اور کسی معاشرے کے ارباب حل و عقد اگر چاہیں تو اپنے اجتماعی مصالح کے لحاظ سے انھیں
سرے سے مرتب کر سکتے ہیں۔

زنا

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ، وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ، اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ. اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً، وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ، وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ.
(النور ۲۴: ۲-۳)

"زانی مرد ہو یا عورت، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو، اور اللہ کے اس قانون کو نافذ کرنے میں ان کے ساتھ کسی نرمی کا جذبہ تمھیں دامن گیر نہ ہونے پائے، اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر فی الواقع ایمان رکھتے ہو۔ اور ان کی اس سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت وہاں موجود رہنی چاہیے۔ یہ زانی نکاح نہ کرنے پائے، مگر زانیہ اور مشرکہ کے ساتھ اور اس زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے، مگر کوئی زانی یا مشرک۔ اہل ایمان پر یہ بہرحال حرام ٹھیرایا گیا ہے۔"

زنا کی سزا کا پہلا حکم سورۂ نساء میں آیا ہے۔ اس میں کوئی متعین سزا بیان نہیں کی گئی، صرف اتنی بات کہی گئی ہے کہ زنا کی عادی قحبہ عورتوں کے لیے جب تک کوئی حکم نازل نہیں ہوتا، انھیں گھروں میں بند کر دیا جائے اور اس جرم کے عام مرتکبین کو ایذا دی جائے، یہاں تک کہ وہ توبہ کر کے اپنے طرز عمل کی اصلاح پر آمادہ ہو جائیں۔ ایذا اس میں زجر و توبیخ، توہین و تذلیل

آثارِ صحابہ اور اجماعِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

☆ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کا یہ قول ہے کہ عورت کے قتل نفس اور زخموں کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے (سنن الکبریٰ از امام بیہقی، جلد 8، ص 96، کتاب الحج از امام محمد، جلد چہارم، ص 284)

☆ تفسیر نیشاپوری (تفسیر غرائب القرآن) میں اسی آیت دیت کے تحت مذکور ہے کہ "ان دیۃ المرءۃ نصف دیۃ الرجل باجماع المعتبرین من الصحابۃ" عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے اور اس پر معتبر صحابہ کا اجماع ہے۔

اجماعِ اُمت

علامہ ابن رشد اپنی کتاب "بدایۃ المجتہد" میں ائمہ اربعہ کے متفقہ مسلک کے طور پر بیان فرماتے ہیں "اما دیۃ المرءۃ فانھم اتفقوا علی النصف من دیۃ الرجل فی النفس فقط" باقی رہا عورت کا معاملہ، تو اس بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے۔

(بدایۃ المجتہد، جلد 2، ص 315)

جاوید غامدی کی شریعت: زانی کنوارا ہو یا شادی شدہ دونوں کی سزا صرف سو کوڑے ہے

حدود و تعزیرات

نصیحت و ملامت سے لے کر اصلاح کے حد تک مار پیٹ سب شامل ہے۔ ارشاد فرمایا ہے:

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ، فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا. وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا، فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا. (النساء ۴: ۱۵-۱۶)

"اور تمھاری عورتوں میں سے جو بدکاری کرتی ہیں، اُن پر اپنے اندر سے چار گواہ طلب کرو۔ پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو اُن کو گھروں میں بند کر دو، یہاں تک کہ موت انھیں لے جائے یا اللہ اُن کے لیے کوئی راہ نکال دے۔ اور وہ مرد و عورت جو تم میں سے یہ بدکاری کریں، انھیں ایذا پہنچاؤ۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور اصلاح کر لیں تو اُن سے درگزر کرو۔ بے شک، اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔"

سورۂ نور میں زنا کی باقاعدہ سزا کے نازل ہونے تک شریعت کا حکم یہی تھا۔ نور کی زیر بحث آیات نے اسے ختم کر دیا اور زنا کے عام مرتکبین کے لیے ایک متعین سزا ہمیشہ کے لیے مقرر کر دی گئی۔

تفصیلات یہ ہیں:

۱۔ زانی مرد ہو یا عورت، اس کا جرم اگر ثابت ہو جائے تو اس کی پاداش میں اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔ اس کے لیے جو طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاے راشدین نے اختیار کیا اور جس کی وضاحت حدیث و فقہ کی کتابوں میں اس زمانہ کے بعض مقدمات کی روداد سے ہوتی ہے، اس کی رو سے:

۱۔ مار کے لیے خواہ کوڑا استعمال کیا جائے یا بید، دونوں صورتوں میں وہ نہ بہت سوکھا اور سخت ہونا چاہیے اور نہ بہت پتلا اور نرم، بلکہ اوسط درجے کا ہونا چاہیے۔

الموطا، رقم ۱۵۰۸۔ احکام القرآن، الجصاص ۳/ ۳۶۲۔ احکام القرآن، ابن العربی ۳/ ۱۳۲۷۔

☆ جبکہ شادی شدہ زانی کی سزا از روئے سنت سنگساری ہے

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس آدمی نے آپ ﷺ کو آواز دی اور کہا "اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے" آپ ﷺ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی۔ اس آدمی نے آپ ﷺ کو چار مرتبہ متوجہ کرنے کی کوشش کی۔ پھر جس وقت اس نے چار دفعہ قسم کھا کر اپنے جرم کا اقرار کیا تو نبی پاک ﷺ نے اسے بلا کر پوچھا "کیا تو پاگل ہے؟" وہ بولا نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تو شادی شدہ ہے؟ جواب ملا جی ہاں۔ اس کے بعد نبی پاک ﷺ نے حکم دیا لوگو! اسے لے جا کر سنگسار کر دو (صحیح بخاری:6814)

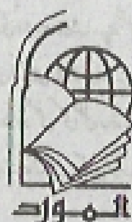
اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ شادی شدہ زانی کی سزا سنگساری ہے لہذا حدیث کے مقابل اپنی رائے دینا گمراہی اور بے دینی ہے۔

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

مقامات

تالیف

جاوید احمد غامدی



المورد

ادارۂ علم و تحقیق

جاوید غامدی کی شریعت: تراویح کی نماز کوئی الگ نماز نہیں ہے، یہ در حقیقت تہجد ہی کی نماز ہے

——— دین و دانش ———

اس خرابی کا ایک علاج تو یہ ہے کہ آدمی خاموشی کو روزے کا ادب سمجھے اور زیادہ سے زیادہ یہی کوشش کرے کہ اس کی زبان پر کم سے کم اس مہینے میں تو تالا لگا رہے۔ اللہ کے نبی نے فرمایا کہ آدمی اگر ہر قسم کی جھوٹی سچی باتیں زبان سے نکالتا ہے تو اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

اس کا دوسرا علاج یہ ہے کہ جو وقت ضروری کاموں سے بچے اس میں آدمی قرآن و حدیث کا مطالعہ کرے اور دین کو سیکھے۔ وہ روزے کی اس فرصت کو غنیمت سمجھ کر اس میں قرآن مجید اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی دعاؤں کا کچھ حصہ یاد کرلے۔ اس طرح وہ اس وقت ان مشغلوں سے بچے گا اور بعد میں بھی یہ ذخیرہ اللہ کی یاد کو اس کے دل میں قائم رکھنے کے لیے اس کے کام آئے گا۔

چوتھی خرابی یہ ہے کہ آدمی بعض اوقات روزہ اللہ کے لیے نہیں، بلکہ اپنے گھر والوں اور ملنے جلنے والوں کی ملامت سے بچنے کے لیے رکھتا ہے اور کبھی لوگوں میں اپنی دین داری کا بھرم قائم رکھنے کے لیے یہ مشقت جھیلتا ہے۔ یہ چیز بھی روزے کو روزہ نہیں رہنے دیتی۔

اس کا علاج یہ ہے کہ آدمی روزے کی اہمیت ہمیشہ اپنے نفس کے سامنے واضح کرتا رہے اور اسے تلقین کرے کہ جب کھانا پینا اور دوسری لذتیں چھوڑنی ہی ہیں تو پھر انھیں اللہ کے لیے کیوں نہیں چھوڑتے۔ اس کے ساتھ رمضان کے علاوہ بھی کبھی کبھی نفل روزے بھی رکھے اور انھیں زیادہ سے زیادہ چھپانے کی کوشش کرے۔ اس سے امید ہے کہ اس کے یہ فرض روزے بھی کسی وقت اللہ ہی کے لیے خالص ہو جائیں گے۔

[۱۹۸۸ء]

تراویح کی نماز

تراویح کی نماز کوئی الگ نماز نہیں ہے۔ یہ در حقیقت تہجد ہی کی نماز ہے جسے سیدنا عمر رضی اللہ

☆ جبکہ شریعت میں رمضان میں بیس رکعت کا پڑھنا تراویح کی نماز ہے جس کا پڑھنا سنت موکدہ ہے اور تہجد کی نماز الگ نماز ہے۔

1۔ حدیث پاک: حضور ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور وتر ادا فرماتے تھے (مصنف: ابن ابی شیبہ جلد 2، ص 394)

2۔ حدیث پاک: حضور ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے (مجمع الزوائد، جلد 3، ص 172)

3۔ حدیث پاک: حضور ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے (کشف الغمہ، جلد 2، ص 116)

4۔ حدیث پاک: حضور ﷺ رمضان شریف میں بیس رکعت اور تین وتر ادا فرماتے تھے (معجم طبرانی کبیر، جلد 11، ص 393)

احادیث سے ثابت ہوا کہ تراویح کی نماز الگ ہے، تہجد کی نماز الگ ہے۔ لہذا تراویح کی نماز کا انکار گمراہی اور بے دینی ہے۔

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

حدود و تعزیرات

تصنیف

جاوید احمد غامدی

المورد
۵۱ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

جاوید غامدی کی شریعت: قرآن کی رو سے موت کی سزا صرف دو جرائم (قتل اور فساد فی الارض) پر ہی دی جا سکتی ہے

—— حدود و تعزیرات ——

تقديره: فليقطع الائمة والحكام ايديهما وليجلدهما الائمة و الحكام. (۲۸۳/۴)

’’تقدیر کلام ہی یہ بنتی جاتی ہے: انھیں چاہیے کہ امرا و حکام ان کے ہاتھ کاٹ دیں اور چاہیے کہ امرا و حکام ان کی پیٹھ پر تازیانے برسا دیں۔‘‘

شریعت کے جرائم یہی ہیں۔ ان کی اصل صورتوں اور ان کے علاوہ باقی سب جرائم کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ارباب حل و عقد پر چھوڑ دیا ہے۔ باہمی مشورے سے وہ اس معاملے میں جو قانون چاہیں بنا سکتے ہیں۔ تاہم اتنی بات اس میں بھی طے ہے کہ موت کی سزا قرآن کی رو سے قتل اور فساد فی الارض کے سوا کسی جرم میں نہیں دی جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے پوری صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ ان دو جرائم کو چھوڑ کر، فرد ہو یا حکومت، یہ حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کی جان کے درپے ہو اور اسے قتل کر ڈالے۔ مائدہ میں ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ، فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا. (۵: ۳۲)

’’جس نے کسی کو قتل کیا، اس کے بغیر کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو یا زمین میں فساد برپا کیا ہو تو اس نے گویا سب انسانوں کو قتل کیا۔‘‘

ذیل میں ہم شریعت کے انھی جرائم سے متعلق قرآن مجید کے نصوص کی وضاحت کریں گے۔

محاربہ

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ، ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ، اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (المائدہ ۵: ۳۳-۳۴)

—— میزان ۱۱ ——

☆ جبکہ شریعت میں موت کی سزا بہت سے جرائم پر دی جا سکتی ہے۔ خصوصاً گستاخ رسول واجب القتل ہے۔

القرآن: ﴿وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا﴾

ترجمہ: اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبالے گا کہ ہائے کسی طرح سے میں نے رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی، وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا (سورۂ فرقان، آیت 27 تا 29 پارہ 19)

تفسیر ابن عباس، تفسیر جلالین اور تفسیر ابن کثیر میں مفسرین ان آیات کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب ابی ابن خلف کے اکسانے پر عقبہ بن ابی معید نے سید عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کی اور حضور ﷺ نے اس کو تنبیہ کی کہ اگر تو مکہ کے باہر مجھے ملا تو میں تجھے قتل کروں گا۔ حضور ﷺ نے بدر کی جنگ کے موقع پر اس کو گرفتاری کی حالت میں قتل کیا تھا۔

جاوید غامدی کی کتاب کا عکس

قانونِ جہاد

مصنف

جاوید احمد غامدی

المورد

۵۱ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

جاوید غامدی کے نزدیک: انھیں (نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کو) قتال کا جو حکم دیا گیا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں بلکہ اللہ کے قانون اتمام حجت سے ہے (معاذ اللہ)

——— قانون جہاد ———

یہ جہاد و قتال[1] ہے، لیکن اس کا حکم قرآن میں دو صورتوں کے لیے آیا ہے:

ایک ظلم و عدوان کے خلاف۔

دوسرے، اتمام حجت کے بعد منکرین حق کے خلاف۔

پہلی صورت شریعت کا ابدی حکم ہے اور اس کے تحت جہاد اسی مصلحت سے کیا جاتا ہے جو اوپر بیان ہوئی ہے۔ دوسری صورت کا تعلق شریعت سے نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے قانون اتمام حجت سے ہے جو اس دنیا میں ہمیشہ اس کے براہ راست حکم سے اور انھی لوگوں کے ذریعے سے روبہ عمل ہوتا ہے جنھیں وہ "شہادت" کے منصب پر فائز کرتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ حق کی ایسی گواہی بن جاتے ہیں کہ اس کے بعد کسی کے لیے اس سے انحراف کی گنجایش باقی نہیں رہتی۔ انسانی تاریخ میں یہ منصب آخری مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی قوم بنی اسمٰعیل کو حاصل ہوا ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا. (البقرہ ۲:۱۴۳)	"اور اسی طرح ہم نے تمھیں ایک درمیان کی جماعت[2] بنایا تاکہ تم دنیا کی قوموں پر حق کی شہادت دینے والے ہو اور پیغمبر تم پر یہ شہادت دے۔"

اس قانون کی رو سے اللہ کی حجت جب کسی قوم پر پوری ہو جاتی ہے تو اس کے منکرین پر اسی دنیا میں عذاب آ جاتا ہے۔ یہ عذاب آسمان سے بھی آتا ہے اور بعض حالات میں اہل حق کی تلواروں کے ذریعے سے بھی۔ پھر اس کے نتیجے میں منکرین لازماً مغلوب ہو جاتے ہیں اور ان کی سرزمین پر حق کا غلبہ پوری قوت کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

[1] جہاد کے معنی کسی جدوجہد میں پوری قوت صرف کر دینے کے ہیں۔ قرآن میں یہ تعبیر جس طرح اللہ کی راہ میں عام جدوجہد کے لیے استعمال ہوئی ہے، اسی طرح قتال فی سبیل اللہ کے لیے بھی آئی ہے۔ یہاں اس کا یہی دوسرا مفہوم پیش نظر ہے۔

[2] اس معنی میں کہ تمھارے ایک طرف خدا کا رسول اور دوسری طرف الناس یعنی دنیا کی اقوام ہیں۔

جاوید غامدی کے نزدیک: انہیں (نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کو) قتال کا جو حکم دیا گیا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں بلکہ اللہ کے قانون اتمام حجت سے ہے (معاذ اللہ)

——— قانون جہاد ———

بأصل شجرة حتى يدركك الموت وأنت على ذلك.

سے بالکل الگ ہو جاؤ، اگرچہ تمھیں مرتے وقت تک کسی درخت کی جڑیں چبانی پڑیں۔"

(بخاری، رقم ۶۶۷۳)

دوسرے مقصد کے لیے بقرہ اور انفال، دونوں میں بالترتیب 'یکون الدین للہ' اور 'یکون الدین کلہ للہ' کی تعبیر اختیار کی گئی ہے۔ اس سے پہلے جنگ کا حکم 'قاتلوھم' کے الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ سیاق کلام سے واضح ہے کہ اس میں ضمیر منصوب کا مرجع مشرکین عرب ہیں۔ لہٰذا یہ بات تو بالکل قطعی ہے کہ ان الفاظ کے معنی یہاں اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتے کہ دین سرزمین عرب میں پورا کا پورا اللہ کے لیے ہو جائے۔ یہ مقصد دو ہی صورتوں میں حاصل ہو سکتا تھا: ایک یہ کہ دین حق کے سوا تمام ادیان کے ماننے والے قتل کر دیے جائیں۔ دوسرے یہ کہ انھیں ہر لحاظ سے زیردست بنا کر رکھا جائے۔ چنانچہ صلح و جنگ کے بہت سے مراحل سے گزر کر جب منکرین پوری طرح مغلوب ہو گئے تو بالآخر یہ دونوں ہی طریقے اختیار کیے گئے۔ مشرکین عرب اگر ایمان نہ لائیں تو انھیں ختم کر دینے کا حکم دیا گیا اور یہود و نصاریٰ کے بارے میں ہدایت کی گئی کہ ان سے جزیہ لے کر اور انھیں پوری طرح محکوم اور زیردست بنا کر ہی اس سرزمین پر رہنے کی اجازت دی جائے۔ ان میں سے البتہ جو معاندین تھے، انھیں جب ممکن ہوا، قتل یا جلاوطن کر دیا گیا۔

ہم نے تمہید میں لکھا ہے کہ اس مقصد کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جو اقدامات کیے اور انھیں قتال کا جو حکم دیا گیا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے قانون اتمام حجت سے ہے۔ اس کتاب میں جگہ جگہ اس قانون کی تفصیل کی گئی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حجت جب کسی قوم پر پوری ہو جاتی ہے تو منکرین حق پر اسی دنیا میں اللہ کا عذاب آ جاتا ہے۔ قرآن بتاتا ہے کہ عذاب کا یہ فیصلہ رسولوں کی طرف سے انذار، انذار عام، اتمام حجت اور اس کے بعد ہجرت و براءت کے مراحل سے گزر کر صادر ہوتا اور اس طرح صادر ہوتا ہے کہ آسمان کی عدالت زمین پر قائم ہوتی، خدا کی دینونت کا ظہور ہوتا اور رسول کے مخاطبین کے لیے ایک قیامت صغریٰ برپا ہو جاتی ہے۔ اس کی جو تاریخ قرآن میں بیان ہوئی ہے، اس سے معلوم ہوتا

جاوید غامدی کے نزدیک جہاد و قتال کرنے کا حکم اب باقی نہیں رہا اور اب متفرح کافروں سے جزیہ نہیں لیا جا سکتا (معاذ اللہ)

——— قانون جہاد ———

حکومت مستحکم کر لینے کے بعد صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کو نافذ کرنے کے لیے اس اعلان کے ساتھ ان اقوام پر حملہ آور ہو گئے کہ اسلام قبول کرو یا زیردست بن کر جزیہ دینے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اس کے سوا اب زندہ رہنے کی کوئی صورت تمھارے لیے باقی نہیں رہی۔ ان میں سے کوئی قوم بھی اصلاً شرک کی علم بردار نہ تھی، ورنہ وہ اس کے ساتھ بھی وہی معاملہ کرتے جو مشرکین عرب کے ساتھ کیا گیا تھا۔

اس سے واضح ہے کہ یہ محض قتال نہ تھا، بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا جو اتمام حجت کے بعد سنت الٰہی کے عین مطابق اور ایک فیصلۂ خداوندی کی حیثیت سے پہلے عرب کے مشرکین اور یہود و نصاریٰ پر اور اس کے بعد عرب سے باہر کی اقوام پر نازل کیا گیا۔ لہٰذا یہ بالکل قطعی ہے کہ منکرین حق کے خلاف جنگ اور اس کے نتیجے میں مفتوحین پر جزیہ عائد کر کے انھیں محکوم اور زیردست بنا کر رکھنے کا حق اس کے بعد ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا ہے۔ قیامت تک کوئی شخص اب نہ دنیا کی کسی قوم پر اس مقصد سے حملہ کر سکتا ہے اور نہ کسی مفتوح کو محکوم بنا کر اس پر جزیہ عائد کرنے کی جسارت کر سکتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے قتال کی ایک ہی صورت باقی رہ گئی ہے، اور وہ ظلم و عدوان کے خلاف جنگ ہے۔ اللہ کی راہ میں قتال اب یہی ہے۔ اس کے سوا کسی مقصد کے لیے بھی دین کے نام پر جنگ نہیں کی جا سکتی۔

نصرت الٰہی

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ، حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ، اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ
صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ، وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ. اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ

۴۔ قیصر شاہ روم۔ ۵۔ منذر بن ساوی حاکم بحرین۔ ۶۔ ہوذہ بن علی صاحب یمامہ۔ ۷۔ حارث بن ابی شمر حاکم دمشق۔ ۸۔ جیفر شاہ عمان۔

——— میزان ۳۰ ———

☆ جبکہ جہاد و قتال ایک شرعی فریضہ ہے، کفار کے خلاف جہاد کا حکم ہمیشہ کے لئے ہے اور ذمیوں سے جزیہ لیا جا سکتا ہے

کفار کے خلاف جہاد و قتال کا انکار

جاوید احمد غامدی کافروں کے خلاف جہاد و قتال کے شرعی فریضے کے بھی منکر ہیں۔ اُن کے خیال میں نبی پاک ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جو جہاد و قتال کیا تھا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں تھا۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ کفار کے خلاف جہاد و قتال کرنے اور ان کو ذمی بنانے کا حکم عہد نبوی اور عہد صحابہ کے بعد اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے چنانچہ وہ اپنی کتاب ''قانون جہاد'' کے صفحہ نمبر 10 اور 34 پر لکھتا ہے کہ: ''انہیں (نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کو) قتال کا جو حکم دیا گیا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ اتمامِ حجت سے ہے''

اس کے بعد وہ کتاب ''قانون جہاد'' کے صفحہ نمبر 40 پر لکھتا ہے کہ: ''یہ بالکل قطعی ہے کہ منکرین حق (کافروں) کے خلاف جنگ اور اس کے نتیجے میں مفتوحین پر جزیہ عائد کر کے انہیں محکوم اور زیردست بنا کر رکھنے کا حق اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے''

اس سے معلوم ہوا کہ جاوید احمد غامدی کے نزدیک نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کفار کے خلاف جو جہاد و قتال کیا، وہ نعوذ باللہ ایک غیر شرعی اقدام تھا۔

اسی طرح غامدی کی رائے میں مسلمانوں کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ کفار کے خلاف جہاد کریں اور فاتح ہو کر ان کو ذمی بنائیں۔ پھر اگر جہاد ہی جائز نہیں رہا تو مال غنیمت کیسے جائز رہے گا؟ وہ بھی غامدی شریعت میں حرام قرار پائے گا (معاذ اللہ)

اُمتِ مسلمہ میں سے آج تک کسی نے جہاد و قتال کے حکم اور فریضے کا کبھی انکار نہیں کیا، البتہ نبوت کے ایک جھوٹے مدعی مرزا غلام احمد قادیانی نے جو اپنے آپ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا کہتا تھا، انگریزوں کی خوشنودی کی خاطر اس نے یہ صدا لگائی اے لوگو! جہاد منسوخ ہو گیا ہے

غامدی اور قادیانی نظریہ میں کتنی مشابہت پائی جاتی ہے، یاد رہے کہ جہاد محکم فریضہ ہے جو قیامت تک جاری رہے گا۔

حرف آخر

محترم قارئین کرام! آپ نے دورِ حاضر کے خشخشی داڑھی والے ماڈرن اسکالر جاوید احمد غامدی کی خود ساختہ شریعت ملاحظہ کی۔ موجودہ دور کے اس نام نہاد مذہبی اسکالر نے اپنی تیز رفتار زبان سے فائدہ اٹھا کر میڈیا میں اپنی جگہ بنالی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہمارے نوجوانوں کو گمراہیت کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ جاوید احمد غامدی کی سوچ یہ ہے کہ ہم اسلام کے مطابق نہ چلیں بلکہ اسلام کو اپنے مطابق چلائیں، ماڈرن اسلام کا نفاذ کیا جائے۔ یہ وہی لوگ جن کے متعلق مخبر صادق ﷺ نے ہمیں بہت پہلے آگاہ فرمایا۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ میں نے رسول پاک ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ اسے لوگوں سے چھین لیا بلکہ علماء کو قبض کرکے علم کو قبض کرے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ کسی ایک عالم کو بھی باقی نہیں رہنے دے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے۔ ان سے مسئلے دریافت کئے جائیں گے۔ وہ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (مسلم، کتاب العلم، حدیث 6796، ص 1164، مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودیہ)

عوام الناس کو چاہئے کہ میڈیا پر ان کے لیکچر ہرگز نہ سنیں۔ ان کے پروگراموں میں شرکت نہ کریں۔ ان لوگوں کی کتابوں کے مطالعہ سے پرہیز کریں اور نہ ہی ان کے بحث و مباحثہ دیکھیں۔ کیونکہ شیطان مردود ہے، اس کو بہکاتے دیر نہیں لگتی۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو موجودہ ابھرنے والے فتنوں سے محفوظ رکھے اور مسلمانوں کی جان و مال بالخصوص عقیدے و ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین

کیا فرماتے ہیں؟ علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں پر ایک پیر صاحب شیخ امین نامی ہیں جو کہ لوگوں کو وظائف وغیرہ دیتا ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

(1) شیعہ/سنی/بریلوی وغیرہ یہ ہی نہیں اس کا مطلب اور ہے قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مسلمان بنو۔

(2) دیوبندی/بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی۔

(3) قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دلوا سکتے ہیں۔

(5) یا رسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں تو جائز ہے۔

(7) چشتی/قادری/سہروردی/نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو۔

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی **بیعت** ہو جاتی ہے۔

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) **اہلسنت والجماعت** میں شامل ہے یا خارج؟

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے؟

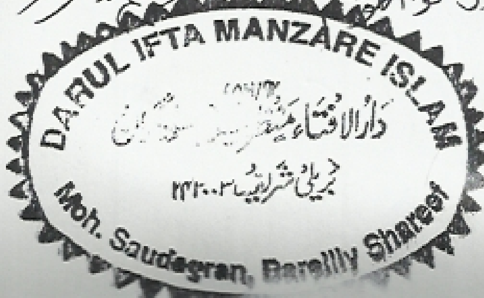
(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی **بیعت** کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

سائل
دوست محمد رضوی نورانی مسجد چوک مسلم
محلہ آغا پورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان شریف

۷۸۲/۹۲ الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب۔ شیعہ و روافض و دیوبندی اپنے عقائد خبیثہ کفریہ کے سبب مسلمان نہیں قطعاً یقیناً خارج از اسلام ہیں۔ ان خبثاء کے کفریات طشت از بام ہیں انکی کتابیں کفریات سے بھری پڑی ہیں انکے کفریات کی بنا پر علماء عرب و عجم نے بالاتفاق فرمایا من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ان جماعتوں کے افراد کے کفریات کو جانتے ہوئے انھیں مسلمان جانے یا انکے کفر و عذاب میں ادنیٰ شک کرے وہ بھی مسلمان نہیں لہذا بشرط صدق سوال ان مذکور فی السوال عقائد کا حامل اہلسنت تو در کنار مسلمان ہی نہیں ہے ایسے انکے ان عقائد کفریہ بکواس کو جاننے کے بعد خارج از اسلام جاننا ضروریات دین سے ہے۔ انکے ان عقائد کو جانتے ہوئے اس سے بیعت کرنا کفر ہے۔ ایسے اچھا سمجھنا یا اس سے بیعت کرنا اپنا اسلام تباہ کرنا ہے۔ ایسے منحوس شیطان (پیر) سے سلام و کلام حرام اسکے پاس نشست و برخاست حرام۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین۔ اور حدیث شریف میں ہے لا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم نہ کفر کرنے والوں کے ساتھ کھاؤ نہ پیو اور نہ انکے ساتھ بیٹھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد فاروق ... غفرلہ
دار الافتاء منظر اسلام



اور بارگاہِ رسالت میں گستاخی کے باعث یا کم از کم اساطین دیوبند علمائے اربعہ رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، اور اشرف علی تھانوی کے کفریات مندرجہ براہین قاطعہ، تحذیر الناس اور حفظ الایمان وغیرہا جن کے باعث علمائے عرب وعجم، مفتیان حل وحرم نے ان کے کافر و مرتد ہونے کا حکم دیا اور صاف تصریح فرمادی من شک فی کفرھم وعذابھم فقد کفر یعنی مذکورہ علمائے اربعہ ایسے کافر و مرتد ہیں جو ان کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے تو اپنا امام و پیشوا مان کر دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں لہذا صورت مسئولہ میں اس پیر کا یہ کہنا کہ دیوبندی بریلوی سب ٹھیک جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں شغل ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی یہ سب گمراہی ہے اور اگر وہابی دیوبندی کے عقائد کفریہ پر یقینی اطلاع پانے کے باوجود انہیں حق سمجھتا ہے اور مسلمان جانتا ہے تو بمطابق فتاوی حسام الحرمین وہ کافر ہے لوگوں کو وظائف وغیرہ بتانا اور کثیر تعداد میں لوگوں کا اس سے مرید ہونا اُسے کافر ہونے سے نہیں بچائے گا۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شخص سے دور بھاگیں قال اللہ تعالی واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین (پ ۷ ع ۱۴) یعنی اگر تم کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم قوم کے پاس نہ بیٹھو۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (پ ۱۲ ع ۱۰) اور ظالموں کی طرف مائل نہ ہو کہ تمہیں جہنم کی آگ جلائے گی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم یعنی تم اپنے آپ کو ان سے بچاؤ کہیں وہ تمہیں گمراہ اور فتنے میں نہ ڈالدیں الحاصل شخص مذکور اہلسنت والجماعت سے خارج ہے۔ ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اشد حرام ہے اور اس پیر کو اچھا سمجھنے والے سبھی لوگ گنہگار اور مستحق عذاب نار ہیں ان سب پر علانیہ توبہ واستغفار اور اس پیر سے قطع تعلق رکھنا لازم وضروری ہے اور اگر یہ لوگ ایسا نہیں کرتے ہیں تو تمامی مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان سب کا بائیکاٹ کریں اور ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں ورنہ یہ لوگ بھی گنہگار ہوں گے اور جو لوگ اس سے بیعت کر چکے ہیں وہ اپنی بیعت اس سے ختم کر کے کسی سُنّی صحیح العقیدہ قابل بیعت پیر سے مرید ہو جائیں۔ اور اس سے اپنا کوئی تعلق نہ رکھیں ھذا ما ظہر لی والعلم الاتم عند اللہ ورسولہ جل جلالہ وصلی المولی تعالی علیہ وسلم

کتبہ شہاب الدین احمد النوری البرکاتی

خادم دارالافتاء فیض الرسول براؤں شریف
ضلع سدھارتھ نگر یوپی انڈیا
۵ ر رجب المرجب ۱۴۱۸ھ
۲۷ ر اکتوبر ۱۹۹۷ء



نوٹ: یہ فتویٰ دینے پر کوئی اجرت نہیں لیجاتی ہے فقط والسلام

کیا فرماتے ہیں؟ علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں پر ایک پیر صاحب شیخ امین نامی ہیں جو کہ لوگوں کو وظائف وغیرہ بتاتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

(1) شیعہ/سنی/بریلوی وغیرہ ہے ہی نہیں اس کا مطلب اور ہے قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مسلمان بنو۔

(2) دیوبندی/بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی۔

(3) قبروں پر جاکر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالی نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دلوا سکتے ہیں۔

(5) یا رسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں تو جائز ہے۔

(7) چشتی/قادری/سہروردی/نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو۔

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) اہلسنت والجماعت میں شامل ہے یا خارج؟

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے؟

(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی بیعت کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

سائل

دوست محمد رضوی نورانی مسجد چوک مسلم محلہ آغا پورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان شریف

صوبہ پنجاب

پاکستان

السلام علیکم!

کیا فرماتے ہیں؟ علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں پر ایک پیر صاحب شیخ امین نامی ہیں جو کہ لوگوں کو وظائف وغیرہ بتاتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

(1) شعیہ/سنی/بریلوی وغیرہ ہے ہی نہیں اس کا مطلب اور ہے قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مسلمان بنو۔

(2) دیوبندی/بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی۔

(3) قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالی نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دلوا سکتے ہیں۔

(5) یا رسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔ البتہ محبت کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کبھی کبھار

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں تو جائز ہے۔

(7) چشتی/قادری/سہروردی/نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو۔

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔

(۹) نماز کی ادائیگی جماعت کے ساتھ گھر ہی میں کرواتے ہیں اور وہیں پر وضوخانہ وغیرہ بنایا ہوا ہے حالانکہ قریب ہی مسجد موجود ہے مسجد میں جانے والوں کو روک کر گھر میں نماز کی ترغیب دلاتے ہیں

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) اہلسنت والجماعت میں شامل ہے یا خارج؟

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے؟

(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی بیعت کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان
فتویٰ نمبر ۶/۱۲
مورخہ ۱۴۱۹/۶/۲ھ

24 SEP 1998

سائل

ناظم دفتر عبدالرحیم انجمن بزم صابریہ

محلہ آغا پورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان شریف

الجواب

برتقدیر صحت واقعہ شخص مذکور سے بیعت نہ کی جائے کیونکہ انکا طریقہ اکابر سلف حضرات سے ہٹا ہوا ہے خصوصاً مسجد میں باجماعت نماز کو چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنا اور اپنے متعلقین کو اسکی ترغیب دینا وغیرہ۔ اسلئے ان سے بیعت کی صورت میں گمراہی کا خطرہ ہے — فقط واللہ اعلم

بندہ عبدالحکیم عفی عنہ



۱۴۱۹/۶/۲ھ

معین مفتی جامعہ خیر المدارس

کیا فرماتے ہیں ؟ علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں پر ایک پیر صاحب شیخ امین نامی ہیں جو کہ لوگوں کو وظائف وغیرہ بتاتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

(1) شیعہ/ سنی/ بریلوی وغیرہ ہے ہی نہیں اس کا مطلب اور یہ قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مسلمان بنو۔

(2) دیوبندی/ بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی۔

(3) قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دلوا سکتے ہیں۔

(5) یا رسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں تو جائز ہے۔

(7) چشتی/ قادری/ سہروردی/ نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو۔

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) اہلسنت والجماعت میں شامل ہے یا خارج ؟

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے ؟

(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی بیعت کرنے والوں کا کیا حکم ہے ؟

قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

۲۸۷

الجواب

۱- یہ شخص مذکور بدعقیدہ ہے اور اہلسنت و جماعت سے خارج گمراہ ہے مستحق نہیں

۲- ایسے شخص کی بیعت ناجائز ہے

۳- ایسے لوگ بھی پیر مذکور کی طرح گمراہ ہیں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مفتی غلام مصطفیٰ رضوی

12-9-98

سائل

ناظم دفتر عبدالرحیم انجمن بزم صابریہ

محلہ آغاپورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان شریف



مفتی غلام مصطفیٰ رضوی
ایم ۔ اے
اسلامیات/ عربی/ فقہ و قانون

مذکور نام نہاد پیر میمی امین کے جو اقوال بیان کیے گئے ہیں ان کی رد سے وہ اہل سنت والجماعت نہیں ہے۔ اسکی بیعت ہرگز جائز نہیں ہے جو لوگ اس کو اچھا سمجھتے ہیں وہ بھٹکے ہوئے ہیں۔ اس کے اقوال کا تجزیہ ملاحظہ ہو۔

پہلے قول کا رد:۔ فرقوں کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ شیعوں کی تردید قرآن کریم میں ہے، گستاخ فرقے دیوبندی وغیرہ کی تردید قرآن کریم میں ہے۔ حدیث شریف میں ۷۳ فرقوں کی نشاندہی ہے تو اس کا کہنا کہ یہ فرقے نہیں ہیں جھوٹ اور جہل ہے۔

دوسرے قول کا رد:۔ دیوبندی بریلوی سب ٹھیک ہیں یہ غلط ہے وہ خود ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں تو یہ ان کو کیسے ٹھیک کہتا ہے یہ تو ضدین کو جمع کرتا ہے۔

تیسرے قول کا رد انبیاء اولیاء سے وفات کے بعد فیض حاصل ہوتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور علیہ السلام سے سفارش کی اور حضور علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں سفارش کی تو نمازیں پچاس سے پانچ ہو گئیں۔ یہ صاحب قبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فیضان ہے

چوتھے قول کا رد:۔ قرآن کریم میں ہے وتعاونوا علی البر والتقوی۔ تم نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی مدد کرو ان تنصروا اللہ ینصرکم۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کریگا۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ تمام مسلمان عام خاص ایک دوسرے کی امداد کر سکتے ہیں۔ یہ جاہل کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدد کو اپنی ذات کیساتھ خاص کیا ہے۔

پانچویں قول کا رد:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استغاثہ جائز ہے۔ غلط ہے کہ حضور علیہ السلام سے مدد طلب کرنا منع ہے۔

چھٹے قول کا رد:۔ حضور علیہ السلام اللہ کے اذن سے دافع البلایا ہیں۔ صحابہ کرام اپنی مصیبتوں میں حضور علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے تو حضور علیہ السلام کی دعا سے مصیبتیں دفع ہو جاتی تھیں۔ مسلمان تو مسلمان کافر بھی بلاؤں کے دفع کیلئے حضور علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے تو مراد پا لیتے تھے۔

ساتویں قول کا رد:۔ یہ تمام سلاسل حضور علیہ السلام سے متصل ہیں ان کے پیچھے چلنا حضور علیہ السلام کے پیچھے چلنا ہے

آٹھویں قول کا رد:۔ حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کے ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیکر بیعت لی قرآن کریم میں بیعت میں ہاتھ کا ذکر ہے۔ مندرجہ بالا بیان سے واضح ہوا کہ وہ غلط گو آدمی ہے۔ غلط گو آدمی پیر بننے کے قابل نہیں ہے بلکہ ایک فتنہ ہے اس سے دور رہنا چاہیئے۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ العبد [signature]

خادم الافتاء مدرسہ اسلامیہ جامعہ خیر المعاد

خانقاہ حامدیہ قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان



مؤرخہ 12 9/98

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ [illegible]

ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

(1) شعیہ/سنی/بریلوی وغیرہ ہے ہی نہیں اس کا مطلب اور ہے قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مسلمان بنو۔

(2) دیوبندی/بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی۔

(3) قبروں پر جاکر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دلوا سکتے ہیں۔

(5) یا رسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں تو جائز ہے۔

(7) چشتی/قادری/سہروردی/نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو۔

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی **بیعت** ہو جاتی ہے۔

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) **اہلسنت والجماعت** میں شامل ہے یا خارج ؟

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے ؟

(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی **بیعت** کرنے والوں کا کیا حکم ہے ؟

قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

سائل

ناظم دفتر عبد الرحیم انجمن بزم صابریہ

محلہ آغا پورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں ایک صاحب ہیں جو اپنے آپ کو پیر کہلواتے ہیں اور لوگوں کو مرید بھی بناتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے معتقد ہیں وہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

1. شیعہ، سنی، بریلوی وغیرہ بے معنی ہیں۔ اس کا مطلب اور ہے قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی ہو یا دیوبندی ہو۔ بس پکے مسلمان ہو

۲. دیوبندی و بریلوی سب ٹھیک ہیں۔ بس جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ۔ جہاں سے شفا ملے وہیں پر چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی یا بریلوی ہے

۳. قبروں پر جاکر مدد نہیں مانگ سکتے۔ یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔ البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کرو

۴. مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کیلئے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے۔ البتہ دلوا سکتے ہیں۔

۵. یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

۶. درود تاج اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلاؤں کا دفعہ کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے۔ لیکن اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ اللہ سے بلائیں دفع کرواتے ہیں تو ٹھیک ہے

۷. چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے پیچھے مت پڑو بس اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پڑو۔

۸. مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔

دریافت طلب یہ امر ہے کہ مذکورہ عقائد رکھنے والا کا عامل کیا اہلسنت و الجماعت میں شامل ہے یا خارج ہے؟

ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کر سکتے ہیں یا نہیں؟
ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی بیعت کرنے والوں کا کیا حکم ہے
قرآن و سنت کی روشنی میں جواب زحمت فرمائیں

سائل،
محمد صدیق نورانی مسجد چوک مسلم محلہ آغا پورہ
بیرون دہلی گیٹ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب!

بصورت صحت سوال ایسے عقائد رکھنے والا شخص یا تو مطلقاً جاہل ہے یا خود گمراہ ہے۔ (آنکہ خود گمراست کرا رہبری کند) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اس بارے واضح ارشاد گرامی ہے کہ میری اُمت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی اور صرف ایک ہی فرقہ حق پر ہوگا۔ اسلام کا نام لینے والے اور استعمال کرنے والے تمام فرقے حق پر نہیں ہو سکتے حق پر صرف ایک ہی فرقہ ہوگا۔ جس کے بارے حضور نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد ہے (ما انا علیہ واصحابی) یعنی ناجیہ فرقہ وہ ہوگا کہ جو میرے اور میرے صحابہ کرام کی پیروی کرے گا۔ بحمد اللہ وہ ناجیہ فرقہ اہل سنت والجماعت ہے۔ خیر القرون سے لے کر اس وقت تک اگر بغیر تعصب کے حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو یہی فرقہ ہے۔ باقی رہا بریلوی، دیوبندی تو یہ نسبتیں ہیں بریلوی دیوبندی کوئی علیحدہ جماعت یا فرقہ نہیں ہے بلکہ یہ تو نسبتیں ہیں اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اسلام میں دو طریقے ہیں شریعت اور طریقت، شریعت اسلام کے ظاہری احکام پر عمل پیرا ہونا ہے اور طریقت اسلام کی روح ہے جو تصوف کے نام سے معروف ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ شریعت اور طریقت لازم وملزوم ہیں اگر کوئی آدمی راہ شریعت پر چلنے والا نہ ہو احکام خداوندی کا تارک ہو تو اس میں طریقت نہیں آ سکتی ہمارے جتنے صوفیائے کرام و علمائے کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) ہیں انہیں طریقت شریعت کی روشنی میں ملی۔ وہ پہلے شریعت پر سختی سے عامل تھے اور شریعت کے طفیل ہی انہیں طریقت حاصل ہوئی۔ اگر کوئی شخص سوائے شریعت کے طریقت کا دعویٰ دار ہے وہ شیطان تو ہو سکتا ہے لیکن اللہ کا ولی اور شیخ اور شیخ طریقت نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص صرف شریعت کا عامل ہے لیکن طریقت کا منکر ہے تو وہ بھی شیطان ہے۔ کیونکہ شریعت جسم اور طریقت روح ہے کوئی جسم بروح کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔

الغرض جس شخص کو طریقت اور شریعت کی حقیقت سے معرفت ہے اور دونوں پر عمل پیرا ہے وہ تو اللہ کا ولی ہو سکتا ہے اور اس کا مرید ہونا اور اس کی پیروی کرنا راہ نجات ہے۔ باقی اس پیر کا یہ عقیدہ کہ جدھر تمہارا دل لگ جائے اُدھر ہی لگ جاؤ تو عموماً شیطان کے تسلط کی وجہ سے مسلمان کا دل نیکی کی بجائے برائی کی طرف زیادہ لگتا ہے۔ اور مسجد کی بجائے سینما گھر میں دل زیادہ مطمئن ہوتا ہے اگر دل کی بات ہو تو پھر انسان کا دل برائی کی طرف ہی جاتا ہے۔ پیر صاحب کا کہنا قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یہ پیر صاحب کا علم ہے ورنہ جاہل سے جاہل شخص بھی قبر سے یا قبر والے سے براہ راست نہیں مانگتا بلکہ وہ تو اللہ کی بارگاہ وسیلہ پیش کرتا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا خود ارشاد ہے (وابتغوا الیہ الوسیلۃ)

باقی رہا یہ مسئلہ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔ اصل میں جس مسلمان کو حضور نبی کریم علیہ السلام سے محبت ہوتی ہے اس کے منہ سے اٹھتے بیٹھتے جاگتے سوتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نکلتا ہے کیونکہ (من احب شیئا اکثر ذکرہ)

یعنی جس شخص کو جس چیز کے ساتھ محبت ہوتی ہے اس کا ذکر وہ زیادہ کرتا ہے۔ تو یہ محبت رسول علیہ السلام کے بس کی بات نہیں ہے بلکہ ہر وقت اس کے منہ سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نکلتا ہے۔ کیونکہ یہ وظیفہ صرف انسان کا ہی نہیں ہے بلکہ اللہ اور اس کی تمام مخلوق کا یہ وظیفہ ہے اور قرآن مجید اس پر شاہد ہے (ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا یھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما)

پیر صاحب کا کہنا چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے لیے یہ گروہ۔ پیر صاحب اتنا سادہ شخص ہے کہ جسکو یہ بھی نہیں پتا کہ یہ تو ایک درخت کی شاخیں ہیں ایک سمندر سے پھوٹے ہوئے دریا ہیں۔ ان میں اختلاف کہاں ہے ان کی اصل ایک ہے کوئی چشتی کسی قادری کو غلط نہیں کہتا اور نہ ہی کوئی قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کو غلط کہتا ہے۔ اگر تھوڑا سا فرق ہے تو فقط اعمال کے طریقوں میں ورنہ یہ سب حضور علیہ السلام کے غلام ہیں اور یہ تمام طریقے صحیح ہیں اور ان کے بغیر حضور علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کی ذات تک رسائی ممکن ہی نہیں ہے۔ جب تک ان طریقوں میں سے کسی طریقے کو اختیار نہیں کیا جائے گا تو واصل باللہ انسان نہیں ہو سکتا۔ آخر میں پیر صاحب کا فرمان کہ مریدی نہیں

ہے کہ ہاتھ میں ہاتھ دو جہاں ڈال لگ جائے وہاں خود بخود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔
پیر صاحب کو تو تصوف اور حقیقت بیعت کی بو بھی نہیں آئی۔ بیعت ہاتھ میں ہاتھ دینے کا نام ہے
اور یہ حضور نبی علیہ السلام کی سنت ہے قرآن شاہد ہے (لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبا
یعونک تحت الشجرۃ) اللہ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اے میرے محبوب
تحقیق اللہ تعالیٰ اُن مومنوں سے راضی ہو گیا ہے جو درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے۔
صحابہ کرام کو یہ لقب (رضی اللہ عنہم) بیعت کی وساطت سے ملا ہے اب جب بیعت کیا تھی حضور علیہ السلام
اپنے ہاتھ میں صحابہ کا ہاتھ لیتے تھے اور صحابہ کا ہاتھ صرف سرکار علیہ السلام کے ہاتھ میں نہ تھا بلکہ
براہ راست اللہ تعالیٰ کے قدرت والے ہاتھ میں تھا۔ قرآن مجید ہے۔ ید اللہ فوق ایدیھم
کہ اے میرے محبوب تیرے غلاموں کا ہاتھ تیرے ہاتھ میں اور تیرے ہاتھ پر میری قدرت کا ہاتھ ہے۔
یہ ہے بیعت کی تعریف اور بیعت کی حقیقت۔ آج بھی اگر کوئی شخص حقیقی پیر کے ہاتھ
میں ہاتھ دیتا ہے تو شیخ کا ہاتھ شیخ کے ہاتھ میں اور یہ سلسلہ حضور علیہ السلام تک پہنچ
جاتا ہے لیکن پھر اُس پر اللہ کی قدرت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اب جو شخص کسی حقیقی اور واقعی
ولی اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے تو وہ کبھی بھی گمراہ نہیں ہو سکتا۔
خلاصہ کلام:- ایسے عقائد رکھنے والا شخص اور اتنا علم اور معلومات رکھنے والا شخص
کسی کی کیا راہنمائی کر سکتا ہے۔ ایسے آدمی کی بیعت کرنا مسلمانوں کے لیے صحیح نہیں ہے۔
جس طرح پہلے میں نے عرض کر دیا کہ بیعت کے لیے ان چار سلاسل میں سے (قادریہ،
چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ) کسی سلسلہ میں بیعت کرنا ضروری ہے اور انہی کی وساطت
سے اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی علیہ السلام اور اللہ تک رسائی ممکن ہے۔ بدقسمتی سے کہنا پڑتا ہے
کہ آج لوگوں نے پیری مریدی کو صرف کاروبار ہی نہیں بنایا بلکہ لوگوں کو گمراہ کرنے کا ایک
طریقہ ہے۔ اگر کوئی مسلمان کسی شیخ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دینا چاہیے تو اُس کے ظاہر اور باطن
کو دیکھے اگر ہماری نگاہ کسی کے باطن تک نہیں جا سکتی تو ظاہر تو دیکھے۔ شیخ کامل
اور ولی کامل کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ اُس کا عمل شریعت کے خلاف ایک
بال بھر بھی نہیں ہوتا۔ اُس کا اُٹھنا، بیٹھنا، اُس کا چلنا ہونا، اُس کا کھانا پینا شریعت
کے مطابق ہوتا ہے۔ اور یہ بات یاد فرمالیں کہ کسی ولی کی واضح اور بڑی کرامت
یہ ہوتی ہے کہ وہ خود بھی شریعت مطہرہ کا پابند ہو اور اُن کے متوسلین اور مریدین
بھی شریعت کے پابند ہوتے ہیں۔ یہ چند سطور بے ربط چند سوالات

نے جوابات میں لکھی گئی ہیں تعصب کی بناء پر نہیں بلکہ خلق خدا کی رہنمائی کے لیے یہ مادیت کا دور ہے اس دور میں ہماری روحیں پریشان ہیں ہر انسان فطری طور پر روح کے سکون کے لیے سرگرداں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص بھی جیسا بھی ہو روحانی مربی ہونے کا دعویٰ کرے تو لوگ جوق در جوق اس کے ارد گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ میلے کا سماں ہوتا ہے۔ وہ بیچارے اپنا سب کچھ لٹا کر پیر صاحب کی خدمت کرتے ہیں۔ وہ حقیقتاً ہدایت کے متلاشی ہوتے ہیں۔ لیکن جب ان لوگوں کے چکر میں پڑ جاتے ہیں تو بجائے ہدایت لینے کے مستقل گمراہ ہو جاتے ہیں کیونکہ ان جاہل پیروں کا پہلا درس یہ ہوتا ہے کہ شریعت اور احکام خداوندی یہ مولویوں کی باتیں ہیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ یہ کچھ نہیں ہیں۔ اگر تصوف ہے تو اپنے مرشد کی اتباع ہے اور خوشنودی ہے سادہ لوح انسان سمجھتے ہیں کہ یہ تو بڑی آسان بات ہے عبادات کی بجائے پیر کی خدمت ہی کردی جائے تو یہ ایک سستا سودا ہے کم خرچ اور بالا نشین والی بات ہے۔ اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہو رہا ہے کہ عوام الناس کے دلوں میں بزرگان دین کا احترام اٹھتا جا رہا ہے یہ جاہل پیر اپنے آپ کو بزرگوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ تو ایک عام آدمی سمجھتا ہے کہ جس طرح یہ لوگ فراڈ کرتے ہیں عیاری و مکاری سے کام لیتے ہیں العیاذ باللہ ان کے بزرگ اور صاحب مزارات بھی ایسے لوگ ہونگے۔ تو یہ بدبخت لوگ مزارات اولیاء اور بزرگان دین کو بھی بدنام کر رہے ہیں۔ خداوند تعالیٰ ہر مسلمان کو ان کے شر سے محفوظ فرمائیں۔

حضور علیہ السلام کی شریعت مطہرہ پر اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

(آمین ثم آمین)

اللہ اعلم و اعلم بالصواب

محمد ابراہیم عفی عنہ خادم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم ملتان

۱۲ - 9 - ۱۹۹۸





الجواب

جواب س ع 1 ایسا آدمی اہل سنت سے خارج ہے کیونکہ اہل سنت وہ ہیں جنکے عقائد کے
بارے میں جناب رسول صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ ہیں جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے
پر قائم ہیں اور مذکورہ شخص کے عقائد سلف صالحین کے عقائد سے مختلف ہیں۔

2 - اگر دل نہ مانے تو بیعت نہ کیجائے بیعت اس پیر سے کیجائے جس کا عقیدہ درست ہو اور وہ خاص طور سے
امور شرعیہ (نماز روزہ زکوٰۃ داڑھی ...) کا مکمل پابند ہو

3 کسی مسلمان کی غلطی نجی طور پر بتانا چاہیئے دوسروں پر بیجا اچھالنے کی بجائے اس کی اصلاح
کرنی چاہیئے اگر کوئی مبتدع بدعتی کی غلطی اپنا یا رکھا ہے تو اس سے کنارہ کشی کر لینی
چاہیئے لیکن سرعام کسی مسلمان کی کردار کشی جس سے جھگڑے ہوں علاوہ شریعت
میں منع ہے۔ اس دور میں شرعی امور کی مد نظر رکھ کر ذاتی بغض اس لئے شروع ہے
عام ہے کہ شریعت کو اگر بنیاد بنائی ہو اس کا کہا جائے ہے تو عادت خود ٹھیک ہے

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

علیم [signature] مدرس مدرسہ عربیہ ہدایت القرآن ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دارالافتاء

جامعہ قاسم العلوم ملتان، پاکستان

فون گلگشت ۵۲۲۳۴۴-۰۶۱، پوسٹ کوڈ: ۶۰۷۰۰



عنوان فتویٰ ....

....

....

فتویٰ نمبر ....

جلد نمبر ....

تاریخ آمد ....

تاریخ اجراء ....

الجواب ـــــــ

۱- پیر صاحب کا یہ کہنا کہ شیعہ، سنی وغیرہ سے ہی نہیں؟ بیشک قرآن مجید میں اور احادیث مبارکہ میں یہ نہیں ہے کہ دیوبندی بنو یا بریلوی بنو بلکہ پکا سچا مسلمان بننے کا تقاضا ہے۔ صحیح ہے لیکن قرآن مجید نے ایمان اور کفر کا فرق بیان فرمایا ہے۔ اور شیعہ و سنی میں وہی فرق ہے جو ایمان اور کفر میں فرق ہے۔ لہذا فرق ملحوظ رکھنا لازم ہے تفصیل کتب مذھب میں مذکور ہے۔

۲- سب ٹھیک نہیں ہیں بلکہ ان دونوں کے درمیان سُنّت اور بدعت کا فرق ہے حدیث شریف میں ہے مَنْ اَحْدَثَ فِی اَمْرِنَا ہٰذا فھو ردٌّ الحدیث اور دوسری حدیث میں آتا ہے من وقّر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام الحدیث اوکما قال۔ ایک اور حدیث میں ہے کل بدعة ضلالة الخ تو اگرچہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے دیوبندی یا بریلوی بننے کا حکم نہیں ہے۔ لیکن بدعات سے پرہیز کا حکم موجود ہے۔

۳ تا ۶- سب باتیں درست ہیں

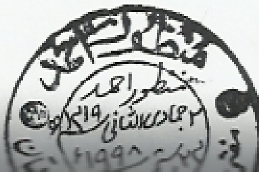
۷- ذکر اذکار میں دوام اور سہولت کیلئے کسی سلسلہ کے بزرگ علی التعیین تعلق قائم کرنا تعامل اُمّت سے ثابت ہے۔

۸- دست بیعت ہونا بھی تعامل امت بلکہ اجماع امت سے ثابت ہے۔

۹- اس بارے میں ان سے پوچھ لینا چاہیئے کہ وہ مسجد میں جاکر باجماعت نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ حالانکہ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا مامور و مشروع ہے۔

۱۰- مندرجہ بالا اعتقائد کیوجہ سے اہلسنت سے خارج نہیں ہیں۔ اور ان سے بیعت اصلاح بھی درست ہے بشرطیکہ شخص مذکور متبع سنت ہو۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ



نمبروار جواب:

(1) یہ نظریہ، ھو سمّٰکم المسلمین الآیۃ کے مطابق ہے اور درست ہے۔ لیکن موجودہ جماعت المسلمین ایک فرقہ کا نام ہے

(2) جب نمبر 1 کی وجہ سے اسلام میں کسی فرقہ کی گنجائش نہیں تو بہ حیثیت مسلمان ہر عالم دین سے مسئلہ دریافت کر سکتے ہیں۔

(3) درست ہے۔

(4) ایاک نعبد وایاک نستعین میں یہی تلقین کی گئی ہے۔ نبی یا ولی کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ کی مشیئت پر موقوف ہیں۔ لہٰذا درحقیقت وہ دلوا بھی نہیں سکتے۔

(5) یارسول اللہ مدد اور یا علی مدد جو یا اللہ مدد جو عقیدۂ توحید پر مشتمل ہے اس کے مقابلہ میں ایجاد کئے گئے ہیں جو کہ ان کے عقیدے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ جو کہ فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین کے منافی ہیں اور پھر یارسول اللہ مدد کو تکیۂ کلام بنانے میں اہل تشیع سے مشابہت ہے۔

(6) پہلے تو درود تاج کا ثبوت محقق نہیں۔ دوسرے بلائیں دفع کرانا بھی کسی کے اختیار میں نہیں۔

(7) مسلمان کیلئے فاتبعونی یحببکم اللہ ہی کافی اور ذریعۂ نجات ہے سب نسبتیں چھوڑ کر آپ کی طرف نسبت جوڑی جائے۔ اسلام میں فرقے قبول نہیں۔

(8) دل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لگ چکا ہے آپ جیسا حسین و پیر مل جائے وہ کسی اور کا مرید کیسے بن سکتا ہے۔ تو بیعت کے چکر میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں۔

لہٰذا سچا مسلمان کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا تابع فرمان ہوتا ہے اس کو کسی کی پیری مریدی اور بیعت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب



العبد ممنون عند اللہ [illegible]

شیخ الحدیث

الجامعۃ دارالحدیث الرحمانیہ ملتان

28/9/98

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم!

کیا فرماتے ہیں؟ علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں پر ایک پیر صاحب شیخ امین نامی ہیں جو کہ لوگوں کو وظائف وغیرہ بتاتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

(1) شیعہ، سنی، بریلوی وغیرہ ہے ہی نہیں اس کا مطلب اور ہے قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مسلمان بنو۔

(2) دیوبندی، بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی۔

(3) قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دلوا سکتے ہیں۔

(5) یارسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں تو جائز ہے۔

(7) چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو۔

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) **اہلسنت والجماعت** میں شامل ہے یا خارج؟

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے؟

(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی بیعت کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

سائل

ناظم دفتر عبدالرحیم انجمن بزم صابریہ

محلہ آغا پورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب واللہ ھو الموفق للصواب: یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر فرقے کا ہر مسئلہ 100 فیصد صحیح ہو لہٰذا پیش کردہ سوالات کا علمی جائزہ لینا مناسب ہے تاکہ ہر آدمی اپنی اپنی اصلاح کر سکے۔

نیز اہل سنت والجماعت دیوبندی یا بریلوی کسی مکتب فکر کا نام نہیں بلکہ یہ اس جماعت حقہ کا لقب ہے کہ جن کے مقابلہ میں معتزلہ، قدریہ، خارجیہ اور رافضیہ جیسے فرقے تھے جو کہ باطل عقائد کے حامل تھے جس طرح آجکل شیعہ و سنی ہیں۔ شیعہ اور مذکورہ فرقوں کے مقابلہ میں اہلسنت کا استعمال ہوتا ہے۔ نیز عبدالقادر جیلانی نے اپنی غنیۃ الطالبین میں اس اہل سنت کو اہل حدیث سے تعبیر فرمایا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں؟ علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں پر ایک پیر صاحب شیخ امین نامی ہیں جو کہ لوگوں کو وظائف وغیرہ بتاتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

(1) شیعہ/ سنی/ بریلوی وغیرہ ہے ہی نہیں اس کا مطلب اور ہے قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مومن بنو۔

(2) دیوبندی/ بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے اودھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی۔

(3) قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دلوا سکتے ہیں۔

(5) یا رسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں جائز ہے۔

(7) چشتی/ قادری/ سہروردی/ نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو۔

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی **بیعت** ہو جاتی ہے۔

الجواب: اگر فی الواقع ایسا پیر بھی اس دنیا میں موجود ہے تو گمراہ اور گمراہ گر جاہل مطلق اور بے [illegible] ہے

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) **اہلسنت والجماعت** میں شامل ہے یا خارج؟ اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی مسلک و مکتب فکر سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے؟ بچنا اور جدا رہنا ضروری ہے

(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی **بیعت** کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟ اپنے آپکو اسکی طرف لے جا رہے ہیں

قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ قرآن و سنت میں بریلوی دیوبندی قادری چشتی وغیرہ کا ذکر نہیں قرآن و سنت سے کیا جواب دیا جائے کیا ایسا شخص اپنے پیر ہونے کا ثبوت قرآن و سنت سے دے سکتا ہے قادری چشتی بریلوی یہ روحانی نسبتیں اور نشانیاں ہیں آپ ایسے پیر سے اجتناب کریں — واللہ اعلم بالصواب

سائل

جنرل سیکرٹری و ناظم دفتر عبد الرحیم انجمن بزم صابریہ

محلہ آغا پورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان شریف

سوال نامہ مبہم ہے واضح نہیں کون شخص ایسا پیر ہے کہاں رہتا ہے کیا نام ہے۔ اسکی علمی دینی حیثیت کیا ہے —؟ مکمل حال سوال نہ کریں فقط

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں ایک صاحب ہیں جو اپنے آپ کو پیر کہلواتے ہیں اور لوگوں کو مرید بھی بناتے ہیں اور اکثر آوارہ لوگ ہی ان کے معتقد ہیں وہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں

1. شیعہ، سنی، بریلوی، دیوبندی سب حق نہیں۔ ہاں کا مطلب اور ہے قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی ہو یا دیوبندی ہو۔ بس پکے مسلمان ہو

۲ :۔ دیوبندی و بریلوی سب فرقہ بازی ہے۔ جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ۔ جہاں سے فائدہ ملے وہیں پر چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی یا بریلوی ہے

۳ :۔ قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے۔ یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے لیے دعا کرو

۴ :۔ مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے۔ البتہ دلوا سکتے ہیں

۵ :۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

۶ :۔ درود تاج اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے لیکن اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ اللہ سے بلائیں دفع کرواتے ہیں تو صحیح ہے

۷ :۔ چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو۔ بس اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پڑو۔

۸ :۔ مریدی یہ نہیں کہ جہاں چاہا جا کر ہو۔ بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔

دریافت طلب یہ امر ہے کہ عقائد مذکورہ کا حامل کیا اہلسنت والجماعت میں شامل ہے یا خارج ہے؟

(ورق الٹیے)

کیا فرماتے ہیں؟ علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہاں پر ایک پیر صاحب شیخ امین نامی ہیں جو کہ لوگوں کو وظائف وغیرہ بتاتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے مرید ہیں یہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

(1) شیعہ سنی بریلوی وغیرہ ہے ہی نہیں اس کا مطلب اور ہے قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی بنو یا دیوبندی بنو بس پکے مسلمان بنو۔

(2) دیوبندی بریلوی سب ٹھیک ہیں جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ جہاں سے شفا ملے وہیں چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی ہے یا بریلوی۔

(3) قبروں پر جا کر مدد نہیں مانگ سکتے یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو فلاں دو وغیرہ۔

(4) کسی کی مدد کرنا اللہ تعالی نے اپنی ذات کے لیے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے البتہ دعا کر سکتے ہیں۔

(5) یا رسول اللہ ﷺ مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

(6) درود تاج اگر حضور ﷺ کو بلاؤں کا دفع کرنے والا سمجھ کر پڑھیں تو شرک ہے اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ بلائیں دفع کرواتے ہیں تو جائز ہے۔

(7) چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیچھے چلو۔

(8) مریدی یہ نہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دو بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے۔

دریافت طلب یہ امور ہیں کہ حامل عقائد ھذا

(1) **اہلسنت** والجماعت میں شامل ہے یا خارج؟

(2) ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کرنا کیسا ہے؟

(3) ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی **بیعت** کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

سائل

دوست محمد رضوی نورانی مسجد چوک مسلم

محلہ آغا پورہ بیرون دہلی گیٹ ملتان شریف

حوالہ ۲۱

جامعہ حیدریہ فضل المدارس

بانی ذوالکفل ... سنبھل ...

الجواب بتوفیق اللہ الوہاب عزوجل۔ استفتاء میں مذکور پیر صاحب اگر فی الواقع وہ عقائد باطلہ و نظریات عاطلہ رکھتے ہوں جو اوپر ذکر ہوئے تو وہ نہ دیوبندی ہیں اور نہ بریلوی بلکہ خالص وہابی غیر مقلد ہیں اور وہ بیے کا اہلسنت وجماعت سے خارج ہونا بدیہات سے ہے۔ و لہذا ایسے پیر سے بیعت ہونا اہل سنت کے لئے جائز نہیں اور جو شخص ان عقائد ملعونہ پر مطلع ہو کر اس کی بیعت کرے وہ بھی خارج از اہل سنت ہے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں بیعت لینے اور مسند ارشاد پر بیٹھنے کے لئے چار شرطیں ضروری ہیں ایک یہ کہ سنی صحیح العقیدہ ہو ... ۳۸۶ ...

واللہ تعالیٰ اعلم حررہ الفقیر ابو الکرم احمد حسین قاسم الحیدری غفرلہ ... دار ... بالجامعۃ الحیدریۃ ...

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے۔ میں کہ یہاں ایک صاحب ہیں جو اپنے آپ کو پیر کہلواتے ہیں اور لوگوں کو مرید بھی بناتے ہیں اور کثیر تعداد میں لوگ ان کے معتقد ہیں وہ پیر صاحب مندرجہ ذیل عقائد رکھتے ہیں۔

1. شیعہ، سنی، بریلوی وغیرہ سے ہی نہیں۔ اس کا مطلب اور ہے۔ قرآن پاک میں یہ نہیں آیا کہ بریلوی ہو یا دیوبندی ہو۔ بس پکے مسلمان ہو۔

۲. دیوبندی و بریلوی سب ٹھیک ہیں۔ بس جدھر تمہارا دل لگ جائے ادھر ہی لگ جاؤ۔ جہاں سے شفا ملے وہیں پر چلے جاؤ نہ دیکھو دیوبندی یا بریلوی ہے

۳. قبروں پر جاکر مدد نہیں مانگ سکتے۔ یعنی یہ کہ مجھے رزق دو بیٹا دو، فلاں دو وغیرہ۔ البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے لیے دعا کرو

۴. مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کیلئے خاص کیا ہے۔ نبی یا ولی کچھ نہیں دے سکتے۔ البتہ دلوا سکتے ہیں

۵. یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مدد کو تکیہ کلام نہیں بنا سکتے۔

۶. درود تاج اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلاؤں کا دفعہ کرنے والا سمجھ کر پڑھیں۔ تو شرک ہے۔ لیکن اگر اس نیت سے پڑھیں کہ وہ اللہ سے بلائیں دفع کرواتے ہیں تو صحیح ہے

۷. چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی وغیرہ کے پیچھے نہ پڑو بس اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پڑو۔۔۔

۸. مریدی یہ نہیں کہ جا کر جا کر جاؤ بس جہاں دل لگ جائے وہاں خود ہی بیعت ہو جاتی ہے

دریافت طلب یہ امر ہے کہ عقائد ھذا کا حامل کیا اہلسنت والجماعت میں شامل ہے یا خارج ہے؟

(ورق الٹئے)

ایسے عقائد رکھنے والے سے بیعت کر سکتے ہیں یا نہیں؟
ایسے پیر صاحب کو اچھا سمجھنے والے یا ان کی بیعت کرنے والوں
کا کیا حکم ہے
قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں

سائل
محمد یوسف رضوی نورانی مسجد چوک مسلم محلہ اغا پورہ
بیرون دہلی گیٹ ملتان

5/5-1419 - / 7/9/98

بصورت مسئولہ
الجواب:- ایسا نام نہاد پیر جو بدعقیدہ و صلح کلی ہے ہرگز اس
قابل نہیں کہ اس کی بیعت کی جائے۔ ایسا پیر بنایا جائے۔
یہ اہلسنت و جماعت سے خارج ہے۔ ایسے کو امام اور پیر بنانا۔ اس کے
پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ امام و پیر ایسا ہونا چاہیے جو
صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت ہو۔ اور حق و باطل میں امتیاز ملحوظ رکھے۔
پابند شرع و تابع سنت ہو۔ واللہ و رسولہ اعلم

ابو داؤد محمد صادق
زینت المساجد گوجرانوالہ

نوٹ

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ چالیس سال سے
مسلک حق کی اشاعت میں مصروف ہے۔
سالانہ چندہ صرف ۱۰۰/- روپیہ ہے
خود خریدار بنیں احباب کو بنائیں
تاکہ حلقۂ اشاعت وسیع ہو۔